MUSLIM UNIVERSITY
کتب خانہ جامعہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔ یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۴۲

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰ روپے
رؤسا و جاگیرداروں سے ‹‹ ۸ روپے
عام خریداران سے ‹‹ ۴ روپے
‹‹ ‹‹ ششماہی ۲ روپے
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ پیسے

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۔ رجب المرجب ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۸۔ اگست ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (شان مجاہد) - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
خاکساری تحریک اور اس کا بانی - - ص۳
یہ آواز بریلی سے آئی ہے یا لاہور سے - ص۵
حدیث کے بغیر قرآن - - - - ص۶
مرزا صاحب کی عمر کا الہام (قادیانی مشن) ص۷
قضاء الصوم عن المیت - - - ص۸
مباحثہ علمیہ (ناسوت و لاہوت و سحر بابل کی تحقیق) ص۹
طب تعلیمی - - - - - ص۱۱
فتاویٰ - - - - - - ص۱۳
متفرقات ملکی . علمی مطلع - - ص۱۵
اشتہارات - - - - - ص۱۶ تا ۲۰

شانِ مجاہد

(از بابو محمد حنیف صاحب خادم ڈیرہ دون)

ہمدرد قوم یہ مرا سوزِ نہاں رہے
ہر وقت دل کی آگ سے اٹھتا دھواں رہے
پستی میں کیوں یہ اُمتِ فخرِ جہاں رہے
ممکن نہیں زمیں کے تلے آسماں رہے
باطل سے خوف۔ شیوۂ اسلام ہی نہیں
ثابت قدم ہمیشہ دمِ امتحاں رہے
اے قوم! دل میں جذبۂ ابنِ علیؓ رہے
بُشرے سے شانِ ہاشمی ہر دم عیاں رہے
مٹنا ہی دینِ پاک پہ ہے قومی زندگی
مومن نہ ایسی موت پہ کیوں شادماں رہے؟
پھل پھولتی ہے شاخ وہی جو قلم ہوئی
حلقوم پر تمہارے بھی خنجر رواں رہے
اک ہاتھ کی ہتھیلی پہ سر ہو دوسرا ہو
اک ہاتھ میں مجاہدی تیغ و سناں رہے
جھنڈے ہوئے ہیں قیصر و کسریٰ کے سرنگوں
دنیا میں سربلند ہلالی نشاں رہے

نکلے ہمیشہ اِس سے تو توحید کی صدا
خادم دہن میں تیرے یہ جب تک زباں رہے

تفسیر القرآن ... مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی نئی تصنیف ... بریلوی ... تفاسیر کی ...

انتخاب الاخبار

(مرقومہ ۱۴ اگست ۱۹۳۹ء)

مقامی حالات امرتسر میں اس ہفتہ بھی بارش نہیں ہوئی۔ گرمی زوروں پر ہے۔ ناظرین بارش کے لئے دعا کریں۔ ——— مسلم ضمنی انتخاب پنجاب اسمبلی کے لئے پروپیگنڈا شروع ہوگیا ہے۔ شیخ صادق حسن مسلم لیگ اور چوہدری افضل حق مجلس احرار کی طرف سے امیدوار کھڑے ہوگئے ہیں۔ تیسرے کانگرسی امیدوار کا آج ۱۴ اگست ۱۹۳۹ء تک فیصلہ نہیں ہوا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر سیف الدین کچلو کانگرس کی طرف سے اس دفعہ پھر کھڑے ہونگے ——— انجمن حزب المجاہدین کی طرف سے تحریک خاکسار کی تردید میں شہر کے مختلف چوکوں میں جلسے ہوتے ہیں۔ ——— ۱۳۔ اگست کو ہندوؤں کی بنائی ہوئی پارٹی "اکھنی دل" کا مظاہرہ ہوا۔ مقامی پارٹی کے علاوہ لاہور سے بھی بہت سے والنٹیر آئے۔

——— مجلس احرار کی طرف سے بھی خاکسار تحریک کے بالمقابل نوجوانوں کو قواعد پریڈ وغیرہ کرائی جاتی ہے۔

——— لاہور ۹۔ اگست۔ حکومت پنجاب نے فصل ربیع ۱۹۳۹ء پر ۹ لاکھ روپیہ آبیانہ اور مالیہ کی معافی دی ہے۔ کیونکہ مختلف اوقات پر ژالہ باری کی وجہ سے نوّے (۹۰) ہزار ایکڑ کے رقبہ میں نقصان پہنچا تھا۔

——— حکومت ہند کا تازہ اعلان مظہر ہے کہ حکومت ہند نے قواعد ۱۹۳۳ء میں ترمیم کرکے یہ قاعدہ قرار دیا ہے کہ دوران سفر حجاز میں بیماری کی صورت میں زائرین کو خاص کھانا دیا جائیگا۔ بشرطیکہ ان کھانوں کی قیمت ادا کردہ خرچ خوراک سے بڑھنے نہ پائے۔ (۲) جہاز کا میڈیکل افیسر خاص خوراک کی سفارش کرے۔ کھانے کی مطلوبہ اشیا جہاز پر موجود ہوں۔ (سیکرٹری پنجاب پراونشل حج کمیٹی لاہور)

——— شملہ ۸۔ اگست معلوم ہوا ہے عنقریب ہندوستان کے مختلف حصوں میں فضائی حملوں سے بچنے کی تربیت دی جائیگی۔ بمبئی۔ کراچی۔ مدراس اور کلکتہ میں بہت جلد ٹریننگ سنٹر قائم کئے جائینگے۔

——— لکھنؤ میں تبرا کرنے کے سلسلہ میں شیعوں کے جتھے جا رہے ہیں۔ خاکساروں کی کوشش ناکام ثابت ہوئی

——— اجمیر اس سال بارش نہ ہونے کی وجہ سے خوفناک قحط کی اطلاعات موصول ہورہی ہیں۔ پانی اور چارہ کی کمی سے جانور مر رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ غریب قحط زدہ دیہاتی مجبور ہوکر اپنے بچوں کو فروخت کر رہے ہیں۔

——— حضور نظام حیدرآباد دکن نے ایک اعلان شائع کرکے پہلے اعلانات کی وضاحت کردی ہے۔

۳۱۔ اگست سے پہلے پہلے

ان حضرات کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر یا انکار وغیرہ کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے۔ جن کے نمبر خریداری "اہلحدیث" ۲۸۔ جولائی میں شائع ہوچکے ہیں۔ نیز ان کو علیحدہ بھی مطبوعہ چٹھی بھیجی جاچکی ہے۔ ورنہ یکم ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا

اہل حدیث کانفرنس

کے صدر محترم حاجی عبدالغفار صاحب مرحوم کے انتقال سے جو منصب صدارت خالی ہوا تھا۔ مجلس شوریٰ نے اس پر آپ کے بڑے صاحبزادہ حاجی محمد صالح صاحب کو صدر منتخب کیا گیا۔

وفقہ اللہ لما یحب ویرضیٰ

——— ناگپور۔ انٹرنیشنل آرین لیگ نے حیدرآباد ستیہ آگرہ کو بند کردیا ہے۔ کیونکہ لیگ مذکور حضور نظام کے اعلان سے مطمئن ہوگئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حیدرآباد کے تمام ستیاگرہی قیدی رہا کردیئے جائیں گے۔

——— واردھا ۱۱۔ اگست۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کو آئندہ تین سال کے لئے کوئی عہدہ نہ دیا جائے۔ مرکزی اسمبلی کی میعاد بڑھائے جانے کے خلاف اظہار ناراضگی کیا گیا۔ اور اسمبلی کے کانگرسی ممبروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ اسمبلی کے آئندہ سیشن میں شریک نہ ہوں۔ صوبجاتی کانگرس کمیٹیوں کو ہدایت کی گئی کہ جنگی کاروائیوں میں حکومت کی مدد نہ کریں۔

——— بنوں ۱۲۔ اگست۔ شہر بنوں پر حملہ کے خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے ۳ مسلح کاریں شہر میں گشت کرتی رہیں فوج اور پولیس بھی تیار تھی۔ چھاؤنی کے ایک حصہ پر گولیاں چلائی گئیں مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

——— لاہور میں ہاؤس ٹیکس کے خلاف جلسے ہو رہے ہیں۔

——— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ نے زیر دفعہ ۱۴۴ تمام ایڈیٹروں، پبلشروں اور دیگر افراد کو حکم دیا ہے کہ وہ ایسے مضامین شائع نہ کریں۔ جس سے باہم کشیدگی پیدا ہو۔

——— امریکہ کے اخبارات کی رائے ہیں کہ آیندہ جنگ میں امریکہ غیر جانبدار نہیں رہیگا۔

——— سنگاپور۔ برطانوی حکومت سنگاپور کے مستقر کو مضبوط بنا رہی ہے۔ چنانچہ چودہ جنگی جہاز وہاں پہنچ رہے ہیں۔

——— اپر برما کے دریاؤں میں بوجہ کثرت بارش طغیانی آنے سے دھان کے فصل اور بے شمار جھونپڑے تباہ ہوگئے ہیں۔ ان کے علاوہ قصبوں اور شہروں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

مضامین آمدہ مولوی ابو الطیب عبدالصمد صاحب امام مسجد صاحب حفیظلیہ۔ مولوی ابو حامد محمد عثمان صاحب ایم عزیز الدین صاحب۔ ملک امام خان صاحب ۲ عدد عبدالمتین۔ شیخ عبدالمنان صاحب۔ محمد عبداللہ صاحب ۳ عدد۔ منشی محمد خان صاحب ۲ عدد۔

غیر مقبولہ نظم در مدح سنت احمد۔ فداکی نعتیں کیا کیا لکھوں میں مدحت اہل حدیث کی۔

اہل حدیث کانفرنس کے لئے از جماعت اہل حدیث مالیگاؤں عیدآنہ فنڈ مبلغ ... ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲ - رجب المرجب ۱۳۵۸ھ

خاکساری تحریک اور اس کا بانی

(۸)

(مجریہ از ۳۰ - جون ۳۹ء)

گذشتہ پرچہ میں سلسلہ ہذا کی ساتویں قسط درج ہو چکی ہے۔ آج اس سے آگے ملاحظہ فرمائیں۔

ناظرین! ہمارے سوالات کے جواب جلدی جلدی عنائت کریں۔ تاکہ اس مضمون کا رسالہ چھپنے میں زیادہ تاخیر نہ ہو۔ سوالات یہ ہیں:-

(۱) یہ رسالہ کتنی تعداد میں شائع ہو؟

(۲) جہاں اس کی ضرورت ہو وہاں کے اصحاب کو کتنی تعداد درکار ہے؟

(۳) یہ رسالہ چونکہ مفت شائع ہوگا۔ اس لئے اصحاب خیر اس میں کیا مدد دینگے؟ (ممکن ہو تو جلدی رقم بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ فراہمی میں دیر ہو تو اطلاع دیں)

ان تینوں سوالوں کے علاوہ چوتھا سوال یہ ہے کہ

سوال ۴ اگر یہ سلسلہ ناظرین کی نظر میں ناپسند ہے تو اُسے بند کر دیا جائے؟

مہربانی کر کے جلد ہی ان سوالوں کا جواب دیں اور غفلت سے کام نہ لیں۔

آج نمبر ۸ شروع ہوتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مشرقی صاحب نے اپنی تصنیفات کی بہت تعریف کی ہے اس کے متعلق ایک حوالہ تو ۷ - جولائی کے "اہلحدیث" میں درج ہو چکا ہے - جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں:-

"تذکرہ کے بعد قرآن کی تمام تفسیریں جلا دی جائیں تو بہتر ہوگا۔ (الاصلاح ۹ جون ۳۹ء)

(نوٹ) جو لوگ کہتے ہیں کہ مشرقی صاحب نے اپنے خیالات مندرجہ تذکرہ سے رجوع کر لیا ہے۔ اس لئے ان کا رد کیوں کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ ان کے رجوع کی تحقیق کریں اور اس حوالہ کو غور سے پڑھیں۔ جسے شائع ہوئے بہت تھوڑا عرصہ گذرا ہے

دوسرا حوالہ تذکرہ میں کئی جگہ جنات اور الجنات میں یہ فرق کیا ہے کہ جہاں جنات کا لفظ آیا ہے۔ وہاں دنیاوی حکومت مراد ہے اور الجنات سے آخری جنت مراد ہے۔ جس کا اظہار قرآن کی کئی ایک آیات سے ہوتا ہے۔ اس بات کو آپ نے بڑے فخر سے لکھا ہے:-

"تعجب ہے کہ ان حیرت انگیز شہادتوں کے باوجود شارحین قرآن اور عام مسلمانوں نے جنت کے معانی آخرت کے جنت کے ہی لئے ہیں۔ اور بادشاہت زمین کے نصب العین کو جو اسلام اس دنیا پر لایا تھا آنکھوں سے یکسر اوجھل کر لیا ہے۔ مگر مسلمانوں کی نیت بدل جانے سے کلام الٰہی کے معانی نہیں بدل سکتے۔ وہ وہی ہیں جو قادر مطلق کے علم میں اس وقت تھے جو وقت قرآن حکیم وحی کیا گیا تھا۔ امت کے اتفاق اور مفسرین کے اجماع کا ان پر ہرگز کچھ اثر نہیں"

(تذکرہ مقدمہ ۔۔۔ کا حاشیہ)

کس قدر تعلی سے مدون کی گئی ہے۔

تیسرا حوالہ سورہ فاتحہ کی تفسیر خلاف لغت اور خلاف آیات قرآنیہ لکھ کر علماء مفسرین کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"الغرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ مگر ایک متنفس نے بھی ذہن کو کام میں لا کر اس طرف رجوع نہیں کیا کہ سورہ فاتحہ میں خدائے عظیم نے کیا اہم نصب العین دن میں پانچ وقت مسلمانوں کے سامنے پیش کر دیا ہے ایک فرد واحد کا خیال اس طرف نہیں دوڑا کہ وہ الصراط المستقیم کس بلا کا نام ہے اور اس کی صحیح قرآنی تعریف کیا ہے۔ یہی تذکرہ صدر ترجمے میں اللہ صاحب کے سورہ فاتحہ کو مثانی کہہ کر یاد فرمانے کی توجیہہ اس کے پیش کئے ہوئے نصب العین کی اہمیت اور اس کے قرآن عظیم سے الگ ذکر کرنے کی وجہ اشارۃً بیان کر دی ہے" (تذکرہ مقدمہ ص۲۶ کا حاشیہ)

ناظرین کرام! آپ لوگ تذکرہ مشرقی کو غور سے پڑھیں تو آپ کو یہ معلوم ہو جائیگا کہ ان صاحب کے دل و دماغ میں نہ امام غزالی کوئی چیز ہے نہ رازی۔ اس قدر تعلی دکھاتے ہیں کہ کبھی نہ اہل علم نے دکھائی ہو نہ اہل جہل نے۔

نمبر ۷ یہ ہے کہ متفقہ اور متواترہ اعمال اور شعائر اسلام کا مذاق اڑایا ہے۔

مثال اول سب سے اول آپ نے اس اجماع امت پر حملہ کیا ہے جو قرآن مجید کی بلاغت کے متعلق ہے۔ تمام امت کا اجماع ہے کہ قرآن مجید بلاغت میں درجہ کمال پر ہے۔ سر سید احمد خان مرحوم علی گڑھی نے اس امر سے انکار کیا ہے کہ قرآن کی مطلوبہ حیثیت بلاغت میں نہیں بلکہ ہدایت میں ہے۔ لیکن یہ امر ان کو بھی مسلم ہے کہ قرآن مجید بلیغ تر ہے۔ مگر ہمارے پنجابی جوان مشرقی صاحب ان سب کے خلاف لکھتے ہیں

(۸۱۳)

وہ کا بعید و شنیدہ ہے۔ وہ یہ ہے :-

قرآن کے فصیح فی البیان ہونے کا مہلک اور شرمناک تخیل مسلمانوں کی ہر رگ و پے میں اس قدر سرایت کر چکا ہے کہ اب اس کتاب عظیم کی اور کوئی خوبی اُن کے وہم و گمان میں بھی نہیں آتی۔ اگر فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ (۲۳:۲) کی صلائے عام جو خدا نے قرآن حکیم کے متعلق جا بجا دی ہے، فی الحقیقت اسکی فصاحت، اسکی شاعریت، اس کے صنائع اور بدائع کی خوبیوں کے متعلق ہے۔ اور اس کتاب جلیل کی عالم آرا حکمت، اُسکے ناپید امثال علم، اس کی حیرت انگیز صداقت اور بے نظیر ہدایت سے اس دعوے کو چنداں واسطہ نہیں۔ تو آج ابو القاسم حریری کے مقامات کا ایک ایک ورق، یا امرأ القیس ابن حُجر کے قصائد کا ایک ایک بیت ان انسانی کمزوریوں اور تکلفات، ان خود ساختہ تُرّہات اور لغویات سے اس قدر پُر ہے کہ قرآن کی عبارت اُن کے بالمقابل حتماً نہیں ٹھیر سکتی۔ اگر فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ (۱۱:۱۳) سے صاحب القرآن کی مراد فی الحقیقت یہی تھی کہ برجستہ الفاظ اور چست بندشوں، یا قوافی اور استعاروں کی مناسبت میں اس کا ادبی مقابلہ کیا جائے اور دین اسلام کو کسی اہل زدہ امت کے لغو شاعروں کا اکھاڑہ بنا کر خدائے زمین و آسمان کے ذوق سلیم کی داد (العیاذ باللہ) دلوائی جائے، تو آج مسیلمہ کذاب کا افترا کیا ہوا قرآن بھی جسکی چند پریشان آیتیں کہیں کہیں ملتی ہیں۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لائے ہوئے قرآن سے کسی اسلوب میں کم نظر نہیں آتا" (تذکرہ مقدمہ اردو ص۹۵)

عجیب | امرأ القیس کا مشہور قصیدہ معلقہ ہے۔ جو سبعہ معلقہ میں اول نمبر پر درج ہے۔ اس کی فصاحت بلاغت مع تہذیب اور شرافت کا نمونہ ملاحظہ ہو۔ اپنی محبوبہ کو مخاطب کر کے کہتا ہے ؎

ومثلك حبلى قد طرقت و مرضع
فالهيتها عن ذي تمائم محول

اذا ما بكت من خلفها انصرفت له
بشق وتحتي شقها لم تحول

ان اشعار کا ترجمہ کرتے ہوئے شرم دامنگیر ہے۔ لیکن اس لحاظ سے ترجمہ کئے دیتے ہیں کہ مشرقی صاحب اور ان کے ہم خیال شرمائیں کہ قرآن پاک کے مقابلے میں کس کلام کو پیش کر رہے ہیں۔

شاعر کہتا ہے | اے محبوبہ! تیری جیسی حاملہ اور دودھ پلانے والی پر میں کود گیا۔ میں نے تعویذوں والے اور سال سال کے بچے اسکو بھلا دیئے جب وہ بچہ روتا تھا تو وہ منہ پھیر کر اس کو تاک لیتی تھی اس حال میں کہ ایک ران اس کی میرے نیچے ہوتی اور ایک ران وہ پھیرتی۔

مشرقی! شرم!!!

مسیلمہ کذاب نے جب سورہ قرآنیہ سنی
والسماء ذات البروج الآیہ
اس کے جواب میں یہ آئت بنائی
والنساء ذات الفروج الی اخرھا

ہم | مشرقی صاحب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ امرأ القیس کے قصیدہ اور مسیلمہ کے قرآن کو مع ترجمہ شائع کر دیں۔ انگریزی میں کریں گے تو انگلینڈ میں بہت بکیگا

سنئے! | قرآن مجید میں فصاحت بلاغت کے ساتھ ہی ایک زندگی ہے۔ ایک قسم کی لچک ہے جو دوسری عبارتوں میں نہیں۔ بالکل سچ ہے ؎

گر مصور صورت آں دلربا خواہد کشید
حیرتے دارم کہ نازش را چساں خواہد کشید

امرأ القیس کے قصیدے کی مشرقی صاحب بہت تعریف کرتے ہیں۔ اس لئے میں اس کا ایک اور شعر ان کے سامنے پیش کرتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ علم بیان کے لحاظ سے اس کے سقم کو دور کریں۔ امرأ القیس کہتا ہے ؎

كأن ذرا رأس المجيمر غدوة
من السيل والغثاء فلكة مغزل

سوال | ذرا محاط مشبہ ہے۔ مغزل محیط مشبہ بہ ہے۔ محاط کو محیط سے تشبیہ کیسی ہے؟ دیکھیں آپ نے علم بلاغت کو کہاں تک پڑھا ہے اور کہاں تک سمجھتے ہیں اور کہاں تک امرأ القیس اور اسکے قصیدے کو پرکھنے کی لیاقت رکھتے ہیں ؎

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

دوسری مثال | قرآن شریف میں ارشاد ہے :-

یا ایھا الذین آمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم۔ اس آئت میں رکوع سجود اور عبادت کا حکم ہے۔ جس کو مفسرین نے سلف سے خلف تک نماز کا جزو بتایا ہے۔ مشرقی صاحب اس کی بابت لکھتے ہیں :-

ان افعال کو نماز کا رکوع وسجود سمجھ کر قریب المطالب قرار دینا کلام خدا کی توہین ہے" (تذکرہ مقدمہ اردو ص۱۰ کا حاشیہ)

حق برزبان جاری گردد | کے ماتحت مشرقی صاحب مذا پر توہین خدا کا ارتکاب خود کرتے ہیں یعنی اسطرح لکھتے ہیں کہ :-

رکوع سجود اسلامی نماز کا جزو لاینفک بھی ہے، اس کو کہتے ہیں قضی الرجل علی نفسہ (اس آدمی نے اپنے برخلاف ڈگری دیدی)

تیسری مثال | بشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (خوشخبری دو ان لوگوں کو جن کو جب کبھی کوئی مصیبت پہنچے تو وہ کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف جانے والے ہیں)

اس آئت کا مطلب خود اس کے الفاظ سے جو ثابت ہوتا ہے وہی علمائے مفسرین نے لیا ہے یعنی ہر مسلمان جس کو ذرا بھی تکلیف پہنچے وہ بجائے جزع فزع کرنے کے انا للہ کہے تو خدا کی طرف سے اس پر رحمت نازل ہوتی ہے۔

بالکل صاف مضمون اور سادہ عبارت ہے۔ مگر مشرقی صاحب جو مسلمانوں کی مخالفت کرنے پر تلے بیٹھے ہیں اس میں بھی انہوں نے جملہ مسلمان مفسروں کو برائی سے یاد کیا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

انا للہ وانا الیہ راجعون کے الفاظ

ضروری گذارش۔ علامہ مشرقی کے ۱۵۰ اعتراضات کا جواب [illegible] (نمبر ۱۲ [illegible])

ahmadimuslim.de

مسلمانان جہاں جس جوش کے ساتھ نادانی جہالت۔ اور ناسمجھی سے نہ معلوم کتنی قرنوں سے کسی عزیز کی موت یا ادنیٰ سے ادنیٰ تکلیف اذیت پر استعمال کرتے آئے ہیں اور محض زبانی عبادت کے صلے میں اپنے آپ کو جنت کا حقدار گنتے ہیں × ×

یہ سب تشریح نہایت لچر اور شرمناک ہے۔ کوئی ذہن سلیم اس کو ایک لمحے کے لئے بھی قبول کرنے پر تیار نہیں۔ سیاق کلام سے ظاہر ہے یہاں پر صرف اجتماعی مصائب کا ذکر ہے۔ جس کی تائید جمع کے صیغے سے ہوتی ہے جو ان آیات میں برابر چلا جا رہا ہے۔ مصیبۃ جس کا ذکر آیت ۲ : ۱۵۶ میں ہوا ہے وہ لا محالہ وہ خوف کا ماحول ہے جو ہر شکست زدہ امت پر ہر آن حاوی رہتا ہے" (تذکرہ مقدمہ اردو صفحہ ۱۲۳)

مطلب آپ کا یہ ہے کہ اذا اصابتھم مصیبۃ عامۃ قومیۃ من جھۃ اللہ او من جھۃ الاعداء

یعنی ایسی مصیبت مراد ہے جو مسلمانوں پر عالمگیر صورت میں نازل ہو اور سب کے سب کہیں انا للہ۔ وہ مصیبت خدا کی طرف سے ہو یا دشمنوں کی طرف سے۔ دلیل اسکی آپ ہم صیغہ جمع کو پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ استدلال بالکل غلط ہے۔ یہ صیغہ جمع (ھم) بمعنی افراد مراد ہے نہ بمعنی جمع جیسے اس آیت میں ان انتم ضربتم فی الارض فاصابتکم مصیبۃ الموت۔ (پ۔ ع)

یعنی اگر تم زمین میں سفر کرو پھر تم کو مصیبت موت کی پہنچنے کو ہو تو تم اپنی وصیت پر شہادت لکھا لیا کرو۔ بتائیے۔ یہاں کم سے مراد سارے مسافرین کا مرجانا صحیح ہے۔ یعنی جتنا قافلہ جا رہا ہو وہ سب کا سب قریب مرگ ہو یا ہر فرد کے لئے حکم ہے۔ قطعاً نہیں بلکہ ہر فرد کے واسطے ہے۔ اسی طرح آیات کثیرہ میں صیغہ جمع کا افراد پر حکم لگایا ہے نہ من حیث الجماعت سب۔ مثلاً اذا قضیتم الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض × و اذا طعمتم فانتشروا وغیرہ وغیرہ۔

ناظرین کرام! [illegible] اس آیت کی تفسیر میں جملہ مفسرین نے جو معنی کئے ہیں کہ جس شخص کو

قداسی ہی تحقیق سمجھے وہ انا للہ کہے اور حدیث شریف اس کی تائید کرتی ہے۔ ایسا کہنے اور اس کو ماننے سے کونسی منطق دلیل اور فلسفی اصول مانع ہوتا ہے۔ پھر کیوں اتنی سختی سے اس کو رد کیا گیا ہے۔ صرف اس لئے کہ مشرقی صاحب کو یہ جتانا منظور ہے کہ ہم ہی قرآن کو سمجھنے والے ہیں انہی حق میں کہا گیا ہے ؎

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کرینگے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

(۸) اس نمبر کا عنوان یہ ہے:۔

آپ کی زبان شستہ نہیں ہے۔

اس کا ثبوت بہت کچھ نمبر ۴۔ ۵ میں دکھا چکے ہیں۔ آج ایک مزید حوالہ پیش کرکے ناظرین کو مشرقی صاحب کی خوش کلامی کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل حوالہ مشرقی صاحب نے اپنے نامہ نگار کے نام سے اپنے اخبار "الاصلاح" ۱۷۔ جنوری ۱۹۳۶ء میں شائع کیا ہے۔ جو کہ انہی کا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

ابھی کل کی بات ہے کہ ان ظالموں نے کئی صد برس کی اسلامی طاقت (خلافت) کو جس کے پالنے کے لئے خدا جانے کتنے شہداء کا خون گراں صرف ہوا تھا۔ تباہ و برباد کر دیا۔ آزادیٔ افغانستان کا سچا خواہاں امان اللہ خان ابھی ابھی ان ظالموں کی عیاریوں۔ جعلسازیوں اور دھوکہ بازی کے تختۂ جور کا شکار ہو چکا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر ان بدمعاش ڈاکوؤں اور رہزنوں کا مناسب انتظام جلد از جلد نہ کیا گیا، تو یہ خانہ خراب بہے بہے، رسمی اور منطقی، قولی اور وضعی مسلم کو تحت الثریٰ تک پہنچا کر دم لینگے۔ (الاصلاح لاہور ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء ص ۸)

ناظرین کرام! اس اقتباس میں مشرقی نے دراصل علماء کو کوستے کوستے اپنا مذہب و مشرب بتا دیا کہ وہ امان اللہ خان سابق شاہ کابل کا مداح اور ہم خیال ہے۔ اس کے متعلق آئندہ نمبر کا انتظار کریں اور سوالات مندرجہ عنوان کا جواب جلدی بھیجدیں جو صاحب اعلان کرنا چاہیں وہ زیر عنوان ملاحظہ کرتے

جائیں۔ وعدوں پر دیکھیں۔

نوٹ بعض دوست کتاب کی تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیتے ہیں مگر رقم چندہ نہیں بھیجتے۔ حالانکہ روپے کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اس لئے رقمیں جلد ارسال کریں۔ تاکہ رسالہ کی طباعت شروع کر دی جائے۔

یہ آواز بریلی سے آئی ہے یا لاہور سے؟

کہتے ہیں دماغی امراض کے لئے ایک بہت بڑا ہسپتال ایک بریلی میں ہے اور دوسرا لاہور میں۔ ہمارے پاس ایک مضمون پہنچا ہے جس کی بابت ہم نہیں کہہ سکتے ہیں کہ یہ بریلی کے شفاخانے سے ہے یا لاہور کے۔ ناظرین اسے پڑھ کر مناسب سمجھیں تو اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ مضمون کی سرخی یہ ہے:۔

"ضرورت امام

حضرات آپ کو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کو امام وقت و مقتداء ملت و وارث انبیاء کی اس وقت بہت ضرورت ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کا تشتت و افتراق د بعد عن القرون المسنۃ اس امر کا مقتضی ہے کہ اون کو اپنا امام ایسا مقرر کرنا چاہئے جو اپنے اندر اوصاف کمالیہ رکھتا ہو اور چونکہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہم اپنے اندر بہت سے اوصاف کمالیہ رکھتے ہیں۔ اور امامت کا دعویٰ بھی کر چکے ہیں۔ اور بہت سی مرد اور عورتیں ہمارے ہاتھ پر بیعت کر چکی ہیں۔ لہٰذا تمام اہل حدیثوں کو خصوصاً اور حنفیوں اور چکڑالویوں اور مرزائیوں اور ثنائیوں اور شیعوں وغیرہ کو عموماً چاہیئے کہ ہمارے ہاتھ میں ہاتھ دیکر سلسلہ بیعت حقانی میں داخل ہو جائیں اور صلح عمومی میں شامل ہوکر متفقہ طور پر خدمت اسلامی بجا لائیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی امامت کے قائل ہو گئے ہیں۔ ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث گذشتہ پرچہ۔ مگر تنظیمی اہل حدیث ابھی تک اس میں شامل نہیں ہوتے۔ اب ان کو بھی اس سلسلے میں داخل ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ اخبار اہلحدیث

(۸۱۵)

ahmadimuslim.de

مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ مولوی سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی نے اپنی امامت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ لہٰذا سب کو چاہئے کہ ہمارے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔ پنجاب اور دہلی کے اہل حدیثوں کو خاص طور پر ادھر توجہ کرنی چاہئے۔ مولوی عبدالستار صاحب خلف مولوی عبدالوہاب صاحب دھلوی وغیرہ کے مریدوں کو چاہئے کہ سلسلہ بیعت حقانی میں داخل ہو کر ثواب عظیم حاصل کریں۔ اور جو فتاویٰ قرآن وسنت کے موافق ہم دین اس پر عمل کریں۔

(حکیم ابوتراب عبدالحق امام وقت)

(اہلسنت والجماعت امرتسر ۱۴- جولائی ۱۹۳۹ء)

ضروری اطلاع آج کل چند اصحاب دیہات میں پھر کر اس مضمون کا محضرنامہ بنا رہے ہیں کہ جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ کی خدمت میں درخواست کی جائے کہ آپ ہمارے سیاسی امام بن کر ہمارا تفرقہ دور کریں۔ غالباً ان امرتسری مدعی کو اس کوشش کا علم ہو گیا ہوگا۔ اس لئے انہوں نے جلدی سے اپنی امامت کا اعلان کر دیا۔ پس محضرنامہ بنانے والے اصحاب ان امرتسری امام جی سے پہلے فیصلہ کر لیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی منچلا کہنے لگے ؎

دل بکہ کند اقتدا قبلہ یکے امام دو

حدیث کے بغیر قرآن

امرتسر کے رسالہ "البیان" (اہلقرآن) بابت جون ۱۹۳۹ء میں اس سرخی کے ساتھ ایک مضمون نکلا ہے جس کے نیچے لکھا ہے:-

"غریب الدیار طالب علم سے مدیر اہل حدیث کا مکالمہ"

اس میں ہماری دو باتوں کی شکایتیں کی ہیں اور ایک آیت کی تفسیر پوچھی ہے اور ہمارے جواب کو اپنے امیر کے جواب سے رد کیا ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے سلام علیک کہا آپ نے وعلیکم السلام کی بجائے یوں کہا تو کون ہوتا ہے اور کہاں سے آیا ہے تیرا نام کیا ہے؟ میں عزت سے مخاطب کروں اور وہ تو اور تم جیسے حقیر لفظوں سے میرا سینہ چھلنی کرے اور سلام کا جواب بھی نہیں دیا وغیرہ۔

مجھے یہ واقعہ بالکل یاد نہیں۔ اگر یہ صحیح ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے تو میں کہونگا کہ جواب سلام نہ دینا میری عادت کے برخلاف ہے۔ اور بصورت حسن ظن کہتا ہوں کہ معترض نے میرا جواب السلام حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرح نہیں سنا ہوگا۔ کیونکہ میں بحکم حدیث ابخل الناس من یبخل بالسلام سلام کرنا اور جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

تو اور تم کا جواب یہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے

انزلوا الناس منازلھم

ہر آدمی کو اسکے مقام میں اتارا کرو

یعنی جس حیثیت کا کوئی ہو اس کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرو۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے جو صیغہ خطاب ایک عالم کے لئے استعمال ہو وہ ایک طالب علم کیلئے نہیں ہونا چاہئے۔ ایک شخص میرے سامنے آیا تھا جو نوجوان، داڑھی منڈا، شکل وشباہت میں لکھنؤ کا شیعہ معلوم ہوتا تھا۔ میں بحکم حدیث اس کو آپ اور جناب سے مخاطب نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اگر اس کو تو اور تم سے خطاب کیا تو کیا برا کیا۔

تصدیق جس جماعت سے معترض تعلق رکھتا ہے اس جماعت کے امیر ...... دفتر "اہلحدیث" میں تشریف لائے تو ان کے سامنے یہ حدیث اور جواب پیش کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ میری اور میرے دفتر کے ملازموں کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جن لفظوں میں آپ کو خطاب کیا جائے انہی لفظوں میں آپ کے دفتر کے ملازموں سے بھی خطاب کیا جائے - - - - - - - - -

- - - - - - اس لئے اس اعتراض پر اظہار ناپسندیدگی فرمایا بلکہ یہ بھی کہا کہ میں نے یہ مضمون بعد چھپنے کے دیکھا تھا اگر وہ مجھے پہلے دکھاتے تو میں شائع کرنے کی اجازت نہ دیتا۔

اصل مسئلہ (حسب بیان معترض) ہم سے پوچھا گیا کہ قرآن کے ساتھ حدیث کا کیا تعلق ہے۔ ہم نے اپنی رائے ناقص کے مطابق جواب دیا کہ بہت سی آیات قرآنی میں حدیث کی تفسیر نہ لی جائے تو عمل نہیں ہو سکتا یا بہت مشکل ہے۔ مثلاً آیت اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ میں مسلمانان دنیا سب یہاں تک کہ جماعت منکرہ حدیث بھی اس آیت کی تعمیل زوال شمس کے بعد ظہر کی نماز کے وقت کرتی ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں ظہر کے ساتھ اس کو کوئی خصوصیت نہیں۔ یہ تخصیص حدیث ہی سے پیدا ہوئی ہے۔

معترض لکھتا ہے کہ

میں اس دلیل سے کافی حد تک متاثر ہوا اور یہ سمجھ بیٹھا کہ حدیث کے بغیر قرآن مجید کما حقہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ مولوی صاحب سے رخصت ہو کر میں امت مسلمہ کے امیر و سرپرست ...... کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے بھی قرآن حدیث کے موضوع پر سرسری گفتگو ہوئی اور اس دوران میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ میری جو بات چیت ہوئی اس کا تذکرہ بھی آ گیا۔ میں نے امیر صاحب سے دریافت کیا نماز جمعہ کے بارے میں مولوی صاحب نے جو دلیل دی ہے آپ اسکے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ ارشاد فرمایا نماز جمعہ کے وقت کی تعیین قرآن کے اس مقام پر موجود ہے یہ سن کر میری حیرت کی حد نہ رہی ×× فرمایا یہ بات تو واضح ہے خدا تعالیٰ ہمیں کاروبار چھوڑ کر نماز میں پہنچنے کا حکم دیتا ہے (وَذَرُوا الْبَيْعَ) گویا ایسا وقت مقصود ہے۔ جب بازاروں میں خرید و فروخت کا کام ہو سکتا ہو۔ یہ صبح کا وقت نہیں ہو سکتا۔ میرے دل پر نہایت گہرا اثر ہوا۔

(البیان بابت جون صفحہ ۳۸-۳۹)

اہلحدیث تعجب ہے کہ یہ لوگ اس امر کے مدعی ہیں کہ قرآن مجید کو جیسا ہم سمجھتے ہیں دوسرا کوئی نہیں سمجھتا نہ سمجھ سکتا ہے مگر ہمارے سامنے جب کبھی پیش آتے ہیں تو ایسی خام باتیں کرتے ہیں کہ بریلوی عقیدے کے حنفی بھی نہ کریں۔

اس جواب کی پہلی غلطی یہی ہے کہ آپکے امیر صاحب نے

محمدیہ پاکٹ بک - مجلد - جدید اڈیشن - مرزائیت کی (۸۱۶) تردید میں ایک بے نظیر کتاب - قیمت عمر (دفتر اہلحدیث)

ahmadmuslim.de

با وجود ... میں ... نمہیں خیال کیا کہ ... کا ندرکس وقت ہوتا ہے ۔ بیٹے شہروں کو چھوڑ یے امرتسر ہی کی مارکیٹ کو دیکھئے ۔ عصر ، مغرب اور عشاء کے وقت جو کچھا گہمی تجارت کی ہوتی ہے وہ ظہر کے وقت نہیں ہوتی ۔ صبح کے وقت کی تردید کرنی بالکل بیکار ہے کیوں نہ یہ کہا جائے کہ بلحاظ تجارت عصر ، مغرب بلکہ عشا کا وقت زیادہ موزوں ہے ۔

اچھا ہم صبح کو ہی لیتے ہیں ۔ کیا رمضان میں سحری کے وقت دہی دودھ وغیرہ اشیاء خوردنی کی تجارت نہیں ہوتی ۔ علاوہ اس کے اگر یہ حکم اوقات بیع ہی سے مخصوص ہے تو بتائیے امرتسر کے ورکشاپ و تیلی گھر قالین کے کارخانوں ، لاہور کے ریلوے کارخانوں میں جو مسلمان کام کرتے ہیں وہاں تو کوئی تجارت نہیں کیا ان لوگوں پر نماز جمعہ فرض ہے یا نہیں ۔ علاوہ اسکے جو زمیندار اراضی پر زراعت اور فلاحت پر مشغول ہیں ۔ وہ بھی نماز جمعہ پڑھنے کے مامور ہیں یا نہیں ۔ اگر ہیں تو کس وقت پڑھیں ۔ ان وجوہات کو مدنظر رکھ کر جملہ علمائے اسلام اس آئت میں بیع کو بطور تمثیل سمجھتے ہیں اور معنی اس آئت کے یہ کرتے ہیں کہ

وذروا کل ما یشغلکم عن الصلوٰۃ من التجارۃ او الصناعۃ او الزراعۃ ۔ او النوم او الفلاحۃ او اللھو او اللعب

(ہر کام جو نماز سے تم کو روکے چھوڑ دو تجارت ہو یا صناعت زراعت ہو یا نیند جو کچھ ہو)

یہ معنی اس آئت کے حسب مراد خداوندی ہیں یہ نہیں کہ تجارت ظہر کے وقت نہیں ہوتی صبح کے وقت نہیں ہوتی ۔

صبح کے وقت خود شہروں کے لئے حد مانع ہے ۔ علاوہ ازیں باہر سے مال لانے والے جو صبح سویرے شہروں میں پہنچتے ہیں ان کے لئے تجارت مانع ہے ۔ غرض صبح کے وقت بھی مشاغل مانع ہوتے ہیں ۔ آپ کے نزدیک اگر صبح کی تجارت نہیں ۔ اس لئے نماز جمعہ صبح کو نہیں تو عصر ، مغرب اور عشا کے وقت تو ہے

کیونکہ ان اوقات میں تجارت ہوتی ہے مگر صحیح بات یہی ہے کہ بیع کا لفظ تمثیل ہے شرط نہیں ورنہ بتائیے کسی بستی میں اگر ایسے لوگ رہتے ہوں جو سب پنشن یافتہ ہوں اور مزے سے کھاتے پیتے ہوں مگر تجارت نہ کرتے ہوں تو کیا وہ سب جمعہ نہ پڑھیں ۔

اس لئے ان معنوں میں جو خرابیاں ہیں وہ ہم

یہی کہ ...

پیام صلح ... جمعہ کو ظہر کے وقت پڑھتے ... ہیں ... ہمارے سوال کا جواب نہیں دے سکتے ۔

نازک کلائیاں میری توڑیں ... کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

قادیانی مشن

مرزا صاحب کی عمر کا الہام

اور

ان کے اتباع کیلئے باعث ندامت و طغیان

(بجواب الفضل ۵ اگست ۱۹۲۹ء)

کہتے ہیں کہ کسی نے جناب جمل سے کہا آپ کی گردن بڑی ٹیڑھی ہے ۔ ممدوح نے جواب دیا کہ یاروں کی کونسی کل سیدھی ہے ۔ یہی کیفیت حضرت مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی اور الہاموں کی ہے ۔ اور الہامات تو وقتاً فوقتاً ناظرین سنتے رہے ہیں ۔ آج ان کی عمر کا الہام اور ان کے اتباع کی پریشانی کا ذکر ناظرین کو سناتے ہیں

مرزا صاحب کا الہام تھا کہ خدا نے مجھے کہا ہے تیری عمر اسی سال یا کچھ کم یا زیادہ ہوگی ۔ اس کی تعیین انہوں نے بہ تفہیم الٰہی چہتر ۷۵ سے چھیاسی ۸۶ تک لکھی ہے ۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم)

نوٹ مرزا صاحب کا قول ہے کہ خدا تعالیٰ کا حساب قمری مہینوں کا ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی) یعنی شمسی اور موسمی حساب انسانوں کی بدعت ہے ۔ (ریویو آف ریلیجنز جنوری ۱۹۰۲ء)

پس ضروری ہے کہ ہم اس الہام خداوندی کی بزبان مرزا تحقیق اور تشریح صرف قمری حساب ہی سے کریں ۔ بلکہ ہر ایک میعاد زمانی کو جو مرزا صاحب کے الہام میں درج ہو قمری حساب ہی سے شمار کیا کریں ۔ چاہے مرزا سلطان محمد ناکح منکوحہ آسمانی کی موت کی میعاد یا ڈپٹی آتھم مسیحی کی وغیرہ وغیرہ الخ ۔

پس سنئے اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب کا انتقال ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق مئی ۱۹۰۸ء ہوا اس سے انتہائی عمر کا پتہ تو صاف چل گیا ۔ ابتدائے عمر کا پتہ اس سے چلتا ہے جو آپ نے محل استدلال میں بتایا ہے ۔ ناظرین اہل علم جانتے ہیں کہ محل استدلال میں ظن اور تخمین سے کام نہیں لیا جاتا بلکہ یقینیات سے استدلال ہوتا ہے ۔

مرزا صاحب چونکہ متکلم تھے اور ان کی جماعت متکلمین (مناظرین) کی جماعت ہے ۔ اس لئے ان کو بھی یقینیات سے کام لینا چاہئے ۔ تخمینی اور ظنی باتوں سے نہیں ۔ پس سنئے ۔ مرزا صاحب اپنی مسیحیت کے ثبوت میں دلائل پیش کرتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں ۔

لطیفہ چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو آلایات بعد المائتین ہے ایک یہ بھی منشا ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے

(۸۱۷)

پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے غلام احمد قادیانی ۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا نام غلام احمد نہیں۔ بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں" (ازالہ اوہام ص $\frac{185}{186}$ تقطیع خورد طبع اول)

اس عبارت سے مرزا صاحب کی بعثت کا سن معلوم ہو گیا۔ اس کے ساتھ یہ فقرہ بھی ملا لیجئے۔

عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی[1] کا سر بھی آ پہنچا۔ تب خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد تو ہی مسیح موعود ہے۔ میرا نام عیسیٰ بھی رکھا۔

(تریاق القلوب تقطیع کلاں طبع اول ص ۶۸)

یہ دو نو عبارتیں مل کر اپنا مطلب صاف بتا رہی ہیں کہ مرزا صاحب کی ولادت سن ہجری کے حساب سے ۱۲۶۱ھ کو ہوئی اور انتقال ۱۳۲۶ھ کو ہوا۔ حسب قانون شمار دونوں طرف کے سالوں سے ایک لیں تو پینسٹھ سال اور اگر دو نو بھی لے لیں تو سن ہجری کے حساب سے چھیاسٹھ سال کی عمر ہوتی ہے۔ یہ حساب ایسا صاف ہے حسب قاعدہ علم کلام محل استدلال میں آیا ہے اور اس کی بنا مرزا صاحب کے کشف پر ہے جو کسی طرح قابل تاویل یا تحریف نہیں۔

احمدی ممبرو! "اہلحدیث" تم کو بارہا کہہ چکا ہے ایسے مضامین لکھ کر مجھ سے مشورہ لے لیا کرو۔ تاکہ اہل علم کی نظروں میں تمہاری خفت نہ ہوا کرے۔ کیونکہ

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لیکر

عجائبات مرزا۔ مرزا صاحب کی عمر کے متعلق مرزا صاحب کی عجیب و غریب تحریریں۔ قیمت ۳ر (منیجر اہلحدیث امرتسر)

---

[1] صدی سے مراد چودھویں صدی ہجری ہے۔

قضاء الصوم عن المیت

(از قلم مولوی محمد سلیمان صاحب بستوی)

(۳)

مضمون ہذا "اہلحدیث" ۴ رگست سے شائع ہو رہا ہے گذشتہ دو قسطوں میں قابل مضمون نگار نے اپنے دعوے کے اثبات میں احادیث و آثار پیش کئے ہیں۔ آج کی قسط میں ان کے دعویٰ پر جو اعتراض وارد ہوتے ہیں ان کا جواب دے رہے ہیں۔ (مدیر)

مفتی "اہلحدیث" نے اپنے فتویٰ کی تائید میں عون المعبود سے یہ عبارت بھی پیش کی تھی۔ اتفق اھل العلم علی انه اذا افطر فی المرض والسفر ثم لم یفرط فی القضاء حتی مات فانه لا شئ علیه ولا یجب الاطعام عنه۔ اور اسی طرح کی ایک عبارت منہاج الطالبین للنووی سے بھی نقل کی تھی اور شرح منہاج سے یہ بھی نقل کیا تھا۔ ولا تدارك له بالفدية ولا بالقضا اور اس کے بعد یہ بھی لکھا ہے:۔

"چونکہ مریض نے صحت یا قدرت علی الصیام کا زمانہ نہیں پایا۔ لہٰذا اسکے ذمہ قضا واجب نہیں اور جب اس کے ذمہ واجب نہیں تو اس کے اولیاء پر کیونکر واجب ہو سکتا ہے"

میں کہتا ہوں کہ مفتی صاحب نے جو بات کہ اہل علم سے نقل کی ہے وہ ان کے خیالات ہیں۔ اس پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ علاوہ اس کے اہل علم کا اس مسئلہ میں اتفاق نہیں ہے بلکہ اختلاف ہے۔ جیسا کہ محدثین کرام نے اس کی تصریح کی ہے اور اختلاف کا بیان آئندہ کیا جائیگا انشاء اللہ! اس کے بعد پھر مفتی صاحب نے اپنے مسلک کی کمزوری کو محسوس کیا تو پھر بعد فتویٰ دینے کے کچھ اقوال الرجال سے اپنے فتویٰ کی تائید کی اور سنن کبریٰ بیہقی کے تین بابوں سے استدلال کیا ہے۔

"باب المریض یفطر ثم لم یصح حتی مات فلا یکون علیه شئ روی ذلك عن عبد الله بن عباس قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا امرتکم بامر فاتوا منه ما استطعتم" اس کے بعد امام بیہقی ایک دوسرا باب منعقد فرماتے ہیں۔ "باب من قال اذا فرط فی القضاء بعد الامکان حتی مات اطعم عنه بکان یوم مسکینا مد من طعام" اس کے بعد ایک تیسرا باب منعقد کرتے ہیں "باب من قال یصوم عنه ولیه"

ناظرین! یہاں پر ایک بات قابل عرض یہ ہے کہ بلا دلیل مذہب والوں کو جب اپنے دعوے کے مطابق دلیل نہیں ملتی تو ایسے لوگ کم از کم محدثین کے کسی منعقد باب ہی سے استدلال کی کوشش کرتے ہیں یہی حال یہاں پر ہمارے مفتی "اہلحدیث" کا بھی ہے۔ حسن اتفاق کہئے یا مشورہ۔ حنفی مفتی نے بھی انہیں تین بابوں سے استدلال کر کے اپنے استاد مفتی مذکور کی تائید کی ہے

یہ بات اہل علم پر بالکل ظاہر ہے کہ محدثین کے منعقدہ ابواب بجائے دعوی کے ہوتے ہیں اور ماتحت ابواب دلائل مذکور ہوتے ہیں۔ خواہ وہ دلائل منعقدہ ابواب کے مطابق ہوں یا نہ ہوں لیکن اس باب کے قائلین کے وہی دلائل ہوتے ہیں۔ اگر واقع میں غور کیا جائے تو باب اول کے قائلین کے پاس کوئی صریح دلیل نہیں ہے جو ان کے صریح دعویٰ کے مطابق ہو اس وجہ سے ایک مجمل اور بعید معنی کے اعتبار سے یہ دلیل پیش کی ہے۔ اذا امرتکم بامر فاتوا منه ما استطعتم۔ جو حقیقت میں باب اول سے اس کا تطابق بعید اور مجمل ہے۔ بلکہ یہ حکم تمامہ اور حصراً من مات علیه صیام صام عنه ولیه پر صادق آتا ہے۔ پس باب مذکور میں فلا یکون علیه شئ صحیح نہیں بلکہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔

اس کے علاوہ خود امام بیہقی نے ایک دوسرا باب بھی منعقد فرمایا ہے۔ "باب من مات وعلیه صیام رمضان

ahmadimuslim.de

مباحث علمیہ

قرآن حکیم کی روشنی میں سحر بابل اور ہاروت و ماروت کی تحقیق

(از مولوی ابو سعید عبدالرحمٰن صاحب فریدکوٹی)

(قسط اول)

اس مضمون کے لکھنے سے قبل یہ عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ بعض تفاسیر میں جس قدر اسرائیلی روایات موجود ہیں۔ ان سب سے زیادہ معرکۃ الآرا مسئلہ ہی ہاروت و ماروت کا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ دیکھیں گے کہ قرآن حکیم کی سیدھی اور صاف آیات میں ان اسرائیلی روایات و قصص کو تفسیر کے طور پر درج کر کے قرآن حکیم کی حقیقت پر کس طرح پردہ ڈالا گیا ہے اور قرآن حکیم کو کس طرح ایک فسانہ کی حیثیت دیدی گئی ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ میرے خیال میں آج تک مذہبی اخبارات کے صفحوں پر نہیں آیا۔ اور نہ ہی اس مسئلہ میں علماء کرام نے کوئی تحقیقی قدم اٹھا کر اس کو رسالہ کی شکل میں پیش کیا ہے اس لئے میں اجمال و تفصیل کے درمیان رہ کر اپنے معلومات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ نیز یہ مسئلہ اپنے اندر ایک علمی حیثیت بھی رکھتا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ قارئین اہلحدیث خصوصیت کے ساتھ بغور و فکر اس کا مطالعہ کریں گے۔

واتبعوا ما تتلوا الشياطين على ملك سليمان
اور تابعداری کی ان لوگوں نے اس چیز کی جو پڑھتے تھے شیاطین سلیمان کے ملک میں۔

وما كفر سليمن ولكن الشياطين كفروا
اور نہیں کفر کیا سلیمان نے لیکن شیاطین نے کفر کیا۔

يعلمون الناس السحر
سکھاتے تھے (شیاطین) لوگوں کو جادو

وما انزل على الملكين ببابل هاروت وماروت
اور نہیں نازل کیا گیا دو فرشتوں پر شہر بابل میں ہاروت و ماروت (دیکھو بھی)

وما يعلمن من احد حتى يقولا انما
اور نہ ہی سکھلاتے تھے یہ دو فرشتے کسی کو حتیٰ کہ کہہ دیتے تھے تحقیق

نحن فتنة فلا تكفر فيتعلمون منهما
ہم فتنہ ہیں پس تو کفر نہ کر پس سیکھتے تھے لوگ ان دونوں فرشتوں سے

ما يفرقون به بين المرء وزوجه
جو جدائی ڈالے شوہر و بیوی کے درمیان

وما هم بضارين به من احد الا باذن الله
اور نہیں یہ شیاطین دکھ دینے والے کسی کو سوا حکم اللہ کے

ويتعلمون ما يضرهم ولا ينفعهم
اور سیکھتے تھے لوگ جو چیز نقصان دے ان کو اور نہ نفع دے

ولقد علموا لمن اشتراه
اور تحقیق جان لیا ان لوگوں نے اس شخص کو جس نے خریدا اس (جادو) کو

ماله في الاخرة من خلاق
کہ نہیں اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ

ولبئس ما شروا به انفسهم لو كانوا يعلمون (پ)
اور بہت برا ہے جو کچھ ان لوگوں نے اپنے نفسوں کیلئے خریدا ہے۔ کاش یہ لوگ علم رکھتے۔

ان آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ گمراہ لوگ کہتے تھے سلیمان علیہ السلام جادوگر ہے۔ اور اسی جادو کی بدولت دنیا پر حکمران ہے۔ پس پہلے ہی جملہ میں خدا تعالےٰ نے انکار کر دیا کہ سلیمان کافر نہیں تھا۔ اور جادو کفر کا کام ہے۔ اس لئے سلیمان پیغمبر نے نہ جادو کیا اور نہ وہ کافر ہوا۔ بلکہ سلیمان علیہ السلام کی مملکت میں شیاطین بنی آدم کو جادو سکھایا کرتے تھے۔ اور اس سحر کی پیروی بھی بیہودہ لوگوں نے کی۔

اور یہ کہ خدا تعالےٰ نے دو فرشتوں پر جادو نازل کیا تھا جو شہر بابل میں رہ کر لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے جن کا نام ہاروت و ماروت تھا۔ اس مقام پر بعض علماء حرف ماء کو نافیہ اور بعض موصولہ تسلیم کرتے ہیں۔ جس کی تفصیلی بحث آگے آئے گی اور یہی حرف ما محل مبحث ہے۔ اب ذیل میں وہ افسانے اور اسرائیلی قصے درج کئے جاتے ہیں جو تفاسیر میں اسرائیلیات کی طرف منسوب ہو کر نقل کئے گئے ہیں۔ اور ان قصص کو جاہل ملاں ممبروں پر چڑھ کر بڑی شان سے بیان فرمایا کرتے ہیں۔ تفسیر ابن کثیر۔ ابن جریر۔ خازن۔ معالم۔ بحر المحیط اور در منثور میں یہ قصص تفصیل مذکور ہیں۔ طوالت کے خوف سے میں ان کا صرف ترجمہ ہی پیش کرونگا۔ البتہ جہاں ضرورت ہوگی وہاں عربی عبارت بھی نقل کر دونگا۔ اور کوشش کرونگا کہ ترجمہ میں افراط و تفریط نہ ہو۔

نمبرا امام احمد بن حنبل رح نے اپنی مسند میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجا تو فرشتوں نے کہا اے اللہ اس آدم کو تو نے زمین پر بھیجا ہے جو قتل و خونریزی کریگا اور تیری تسبیح و تحمید کے لئے ہم حاضر ہیں۔ تو اس وقت خدا نے کہا اے فرشتو تم اپنے میں سے دو فرشتے منتخب کرو تاکہ ان کو زمین پر بھیجکر ان کی آزمائش کی جائے۔ پس فرشتوں نے ہاروت و ماروت نامی دو فرشتوں کو چنا اور زمین پر بھیجا اور انہوں نے زہرہ نامی فاحشہ عورت سے شراب پی کر بدکاری کی۔ اور جب فرشتے ہوش میں آئے تو زہرہ نے کہا کیئے

فرشتگان صاحب! تم نے تو نشہ میں سب کام کر لئے جن کا تم پہلے انکار کر رہے تھے؟ پس اس بدفعلی پر خدا نے ان فرشتوں کو اختیار دیدیا کہ اگر چاہیں تو عذاب آخرت پسند کریں اور چاہیں تو عذاب دنیا۔ چنانچہ فرشتوں نے عذاب الدنیا پسند کر لیا۔ اور اس دن سے آج تک یہ فرشتے بابل کے کنوئیں میں الٹے لٹکے ہوئے ہیں۔ مبتلا عذاب ہیں اور قیامت تک یہی حال رہیگا۔

نمبر۲ دوسری روایت۔ دنیا میں جب اولاد آدم کے گناہ بکثرت ہونے لگے تو فرشتوں نے ابن آدم کے عاصیوں کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھا۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے فرشتوں سے کہا کہ تم دو فرشتے منتخب کرو

مظاہر حق - یہ مشکوٰۃ شریف کا اردو ترجمہ کیا ہے (۱۹) چار بڑی ضخیم جلدیں ہیں۔ قیمت [illegible] پتہ - منیجر اہلحدیث

چنانچہ ہاروت و ماروت انتخاب کے بعد زمین پر بھیجے گئے۔ اور دنیا میں آکر زہرہ سے زنا کے مرتکب ہوئے اور اسی سبب سے بابل کے کنوئیں میں الٹے سر لٹک رہے ہیں۔ (ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۲۳۳)

نمبر ۳ تیسری روایت باختلاف عبارت، فرشتوں نے زہرہ کے کہنے پر جب شراب پی لی تو اس کے لڑکے کو قتل کر کے بت کو بھی سجدہ کر بیٹھے۔ زہرہ نے فرشتوں سے وہ اسم اعظم بھی سیکھ لیا تھا جس کے ذریعہ فرشتگان خدا آسمان پر اڑا کرتے تھے۔ پس زہرہ آسمان پر اڑنے لگی۔ اور جب بہت اونچا چلی گئی تو زہرہ ستارہ بنا دی گئی۔ جو آج تک آسمان پر برابر زہرہ کے نام سے ایک ستارہ موجود ہے۔ اور یہی زہرہ عورت ہے۔ اس فعل شنیعہ کے بعد فرشتے نادم ہو کر حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس گئے۔ اور سلیمان علیہ السلام کی دعا سے ان کو عذاب دنیا قبول کرنے کا حکم ملا۔ چنانچہ تا قیامت زمین و آسمان کے درمیان لٹکتے رہیں گے۔ (ابن کثیر صفحہ ۲۳۴)

نمبر ۴ چوتھی روایت۔ عبداللہ بن عمرؓ جس وقت اس زہرہ ستارہ کو دیکھتے تو اس پر لعنت بھیجا کرتے اور فرمایا کرتے یہی وہ بدبخت عورت ہے جس نے دو فرشتوں کو فتنۂ عظیم میں ڈال رکھا ہے۔ اور قیامت تک یہ فرشتے عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ یہ الٹے پاؤں چاہ بابل میں لٹکے ہوئے ہیں۔ اور اس حالت میں بھی یہ فرشتے لوگوں کو جادو سکھلا رہے ہیں۔ (ابن کثیر ۲۳۴)

نمبر ۵ پانچویں روایت حضرت علیؓ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو زہرہ پر جس نے ہاروت و ماروت کو فتنہ میں ڈال دیا تھا۔ علیؓ جب اس ستارہ کو دیکھتے تو اس پر لعنت بھیجا کرتے تھے۔ اس لئے کہ یہ ستارہ وہی زہرہ عورت ہے جو ستارہ کی شکل میں مسخ کر دی گئی تھی۔ (صفحہ ۲۳۵)

نمبر ۶ امام ابو جعفر طبری نے اس روایت کو تفسیر طبری میں بیان کیا ہے۔ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک جادوگرنی عورت دومۃ الجندل سے آئی اور یہ قصہ سنایا کہ میرا خاوند کہیں غائب ہو گیا اور میں سخت پریشان ہو گئی۔ اس دوران میں ایک عورت میرے پاس آئی۔ میں نے اسے یہ قصہ سنایا تو اس نے کہا کہ میں جس طرح تم کو کہوں ویسا کرو تو تمہارا خاوند جلد آجائے گا۔ اور جب رات ہوئی تو وہ عورت دو سیاہ کتے لائی۔ ایک پر خود سوار ہو گئی اور دوسرے پر میں۔ حتیٰ کہ ہم دونوں چاہ بابل کے پاس پہنچ گئیں۔ وہاں دو شخص الٹے لٹک رہے تھے۔ انہوں نے ہماری آمد کی غرض وغایت پوچھی۔ تو ہم نے کہا جادو سیکھنے کے لئے۔ فرشتوں نے کہا کہ ہم تو فتنہ ہیں۔ (قالوا انما نحن فتنۃ) اور ایک آزمائش ہیں۔ تم کفر مت کرو۔ ہم نے سیکھنے پر اصرار کیا۔ اور فرشتوں نے کہا اگر سیکھنا چاہتی ہو تو اس تنور میں جا کر پیشاب کرو۔ میں پیشاب کے لئے گئی اور گھبرا کر آگئی۔ فرشتوں کے دریافت کرنے پر میں نے کہا کہ ہاں پیشاب کر آئی ہوں۔ تو انہوں نے کہا تم جھوٹی ہو۔ اگر جادو سیکھنا مقصود ہے تو پہلے اس تنور میں پیشاب کرو۔ الغرض میں دوسری بار گئی اور مجھ میں ہمت نہ ہوئی۔ بالآخر تیسری بار گئی اور جان جوکھوں میں ڈال کر پیشاب کر ہی ڈالا۔ جب میں نے پیشاب کیا تو ایک گھوڑے سوار شخص کو دیکھا جو لوہے کی چادر اوڑھے ہوئے میرے فرج (شرمگاہ) سے نکلا ہوا سیدھا آسمان پر چڑھ گیا۔ پھر میں ان فرشتوں کے پاس آئی اور یہ تمام قصہ کہہ سنایا۔ فرشتوں نے کہا وہ اسپ سوار جو تمہارے فرج سے نکلا تھا وہ تمہارا ایمان تھا۔ پھر میں نے اپنی ساتھ والی عورت سے کہا کہ ان دونوں نے مجھے کچھ نہیں بتلایا تو اس جادوگرنی ساحرہ نے کہا۔ واہ ری؟ تمہیں کیا خبر؟ اب تم جو کچھ کرنا چاہو کر سکو گی۔ سبز کو خشک اور خشک چیز کو سبز۔ جو کچھ چاہو وہ سب کر سکو گی۔ اب تو تم مجسمہ سحر بن گئی ہو۔ یہ کہہ کر اس قصہ گو جادوگرنی نے کہا اے ام المومنین رضؓ اب میں سخت نادم ہوں اور آئندہ ایسا کوئی کام یا سحر وغیرہ نہ کروں گی۔

(ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۲۳۴)

ساتویں روایت ہاروت و ماروت کا واقعہ ادریس علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا ہے۔ یہ فرشتے بابل کے کنوئیں میں لٹکے ہوئے ہیں۔ ایک شخص نے ارادہ کیا کہ وہاں جا کر کچھ جادو سیکھے پس وہ گیا۔ اور ان کو لٹکتے ہوئے پایا۔ لوہے کے کوڑوں کی ماریں کھا کر ان کے جسم سیاہ ہو گئے تھے۔ ان کی زبان اور آب چاہ کے درمیان صرف چار انگل کا فاصلہ تھا۔ اور وہ پیاس پیاس کہہ کر چلا رہے تھے۔ اس شخص نے یہ حال دیکھ کر لا الٰہ الا اللہ پڑھا۔ ان فرشتوں نے یہ کلمہ سن کر پوچھا اے کلمہ پڑھنے والے شخص تم کون ہو۔ اس نے کہا میں امت محمدیہ صلعم کا ایک فرد ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ محمد رسول اللہ صلعم کیا مبعوث ہو چکے ہیں؟ تو اس نے کہا ہاں! تب ان فرشتوں نے کہا الحمد للہ کہ اب ہم عذاب ٹل جانے کا وقت قریب ہے۔ اس لئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی الساعۃ ہیں اور اب قیامت بہت قریب ہے۔ (تفسیر خازن جلد ۱ صفحہ ۱۹)

نمبر ۸ آٹھویں روایت۔ اس عورت کا نام عربی میں زہرہ، نبطی میں بیدخت اور فارسی میں ناہید ہے۔

نمبر ۹ ناویں روایت۔ زہرہ ستارہ کو ایک عورت کی شکل میں خدا نے بھیجا اور پھر یہی زہرہ عورت اپنی اصلی حالت یعنی زہرہ ستارہ کی شکل میں مسخ ہو گئی۔

نمبر ۱۰ دسویں روایت علی رضؓ سے ہے کہ ہاروت و ماروت دو فرشتے ہیں۔ (ابن کثیر صفحہ ۲۳۵)

نمبر ۱۱ ہاروت و ماروت سے مراد سلیمان و داؤد علیہم السلام ہیں۔ بروایت ابن الجوزی ابن کثیر)

نمبر ۱۲ بارھویں روایت قاسم بن محمد سے ہے کہ ہاروت و ماروت سے دو شخص (اولاد آدم) سے مراد ہیں جو لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔ (ابن کثیر صفحہ ۲۳۴)

نمبر ۱۳ تیرھویں روایت یہ کہ ہاروت و ماروت سے مراد جبرئیل و میکائیل ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر صفحہ ۲۳۴)

نمبر ۱۴ چودھویں روایت ان لوگوں کی ہے جو ما کو نافیہ مان کر صاف انکار کرتے ہیں کہ نزول سحر نہ فرشتوں پر ہوا نہ انسانوں پر اور نہ ہی جبرئیل و میکائیل وغیرہ پر ہوا۔

ہاروت و ماروت کی نسبت یہ مختصر حالات ہم نے آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ واعظین حضرات انہی قصوں کو رنگ بندی کر کے عامیانہ طور پر عوام کو سناتے

ahmadimuslim.de

ہیں۔ لیکن انہی روایات کی بنا پر علماء کرام کے تین گروہ اس مسئلہ میں ہو گئے ہیں۔

پہلا گروہ یہ کہتا ہے کہ فی الحقیقت دو فرشتے بنام ہاروت و ماروت آسمان سے نازل ہوئے۔ جو زہرہ کے ساتھ مرتکب زنا ہوئے۔ اور اسی جرم کی پاداش میں ان کو بابل کے کنوئیں میں الٹا لٹکا دیا گیا۔ اور اسی جرم کی سزا میں زہرہ کو ایک حسین و درخشندہ ستارہ بنا دیا گیا ہے۔ جو قیامت تک زہرہ کے نام سے آسمان پہ طلوع و غروب کرتا رہے گا۔ اور یہ فرشتے خدا تعالےٰ نے لوگوں کو جادو سکھانے کی غرض سے خود بھیجے تھے تاکہ امتحان ہو جائے جادو سے نفرت کون کرتا ہے؟ اور محبت کون کرتا ہے؟ لیکن کچھ عرصہ بعد افسوس کہ ان جادوگر فرشتوں پر زہرہ کی مخمور جوانی اور حسنِ شباب کا جادو چل گیا۔ اور زہرہ کے ساتھ آلودہ عصیان ہوئے؟ اور اب تک مردوں اور کتوں پر سوار ہو کر آنے والی عورتوں کو بڑے زوروں کے ساتھ جادو سکھلا رہے ہیں۔ جیسا کہ اوپر نمبر ۶ میں گزر چکا ہے کہ ایک عورت چاہ بابل کے پاس تنور میں پیشاب کرنے کے بعد مجسمہ سحر کے حسن سے آراستہ ہو کر گھر لوٹ آئی تھی۔ (باقی)

طب تقلیدی

(بقلم مولوی نور محمد صاحب میانوی)

دنیا میں کوئی مسلمان نہیں جو اس حقیقت سے ناآشنا ہو کہ زمانہ رسالت مآب میں مسلمانوں کے پاس عمل و تقلید کے لئے صرف وحی الہٰی تھی۔ جس کے دو حصے تھے۔ یعنی قرآن مجید و حدیث شریف۔ صحابہ کرام صرف انہی دو چیزوں پر عمل کرتے رہے۔ دین و دنیا کی تمام ضرورتوں کے احکام انہی سے لیتے رہے۔ مسلمانوں کا یہ ابتدائی زمانہ جو لاکھوں صحابیوں کی موجودگی کا تھا۔ اور جس مبارک زمانہ میں لاکھوں تابعی بھی تھے انہی دو چیزوں پر عمل کرتے ہوئے گزر گیا۔ گو مسائل میں ان بزرگوں کا بھی اختلاف تھا۔ لیکن اصل اسلام ان ہی دو چیزوں کو سمجھتے رہے۔ لیکن ابھی کچھ زمانہ زیادہ نہ گزرا تھا کہ بعد والے مسلمانوں نے ایک تیسری چیز بھی اس میں اضافہ کر لی۔ اور وہ امت کے چار بزرگوں میں سے ایک کی تمام باتوں کا مان لینا ہے جس کو تقلید شخصی کے نام سے تعبیر کیا گیا۔ اور صاف کہہ دیا گیا کہ ان ائمہ کے اجتہادات و قیاسات و فتاویٰ کی آنکھیں بند کر کے بغیر دلیل دیکھے مان لینا بھی اسلام کا ایک فرض ہے۔ سردست ہمیں اس بحث نہیں کہ آیا تقلید شخصی چوتھی صدی کی ایجاد ہے یا چھٹی صدی کے بعد کی۔ لیکن اتنا تو ہر مسلمان کو مسلم ہے کہ یہ بعد کی چیز ہے۔ کیونکہ امامت کی حیثیت سے ان چاروں اماموں میں سے ایک بھی پہلی صدی میں نہ تھی۔ پہلی صدی گزر جانے کے بعد یہ حضرات اجتہاد کے درجہ کو پہنچے۔ میں اس وقت اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا کہ خود ان ائمہ کرام کے اپنی تقلید کے متعلق کیا ارشادات ہیں۔ یہاں صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ اسلام کا برکت والا زمانہ گزر جانے کے بعد مسلمانوں نے دین اللہ میں جہاں اور بہت سی ایجادات کیں وہاں ایک یہ ایجاد بھی ہوئی۔ رفتہ رفتہ ہر ایک امام کے مقلدین نے دین و مذہب کا دار و مدار ہی اپنے امام کے قول پر رکھ دیا۔ پھر ہر مذہب کی تصنیفات الگ الگ ہونے لگیں جن میں ان اماموں اور ان کے متعلقین کے اقوال کو جمع کیا گیا اور ہر ایک فرقہ کی الگ الگ راہ قائم ہو گئی۔ دین الہٰی میں وحدت کی بجائے کثرت پیدا کی گئی۔ الغرض میں اس مضمون میں آپ کو بعض مسائل دکھانا چاہتا ہوں جو بالکل واہی اور من گھڑت ہیں۔ جنہے اور سنئے۔ اب طب تقلیدی کو دیکھئے جو دین اللہ میں داخل کی گئی ہے۔

در مختار مطبوعہ مصری جلد اول صفحہ ۸۴ میں یوں آیا ہے:۔ ولا مضطجعا فانہ یورث کبر الطحال یعنی لیٹے لیٹے مسواک نہ کرے کہ اس سے تلی بڑھ جاتی ہے۔ ولا یقبضہ فانہ یورث الباسور یعنی اپنی مٹھی سے مسواک نہ پکڑے کہ اس سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ ولا یمصہ فانہ یورث العمیٰ یعنی مسواک کو نہ چوسے اس سے اندھا ہو جاتا ہے۔ ثم یغسلہ و الا فیستاک الشیطان بہ۔ پھر اسکو دھو ڈالے ورنہ اس سے شیطان مسواک کرنے لگتا ہے۔ ولا یزاد علی الشبر و الا فالشیطان یرکب علیہ اور بالشت بھر سے زیادہ لمبی مسواک نہ رکھے ورنہ اس پر شیطان سواری کرتا ہے۔ ولا یضعہ بل ینصبہ و الا خطر الجنون اور اس کو رکھ نہ دے بلکہ گاڑ دے ورنہ پاگل ہو جاویگا۔

نیز دوسری کتب کی طب سنئے۔ شامی جلد اول صفحہ ۱۵۴ میں یوں مسطور ہے:۔

او رعف فکتب الفاتحۃ بالدم علی جبہتہ وانفسہ جاز للاستشفاء۔

یعنی اگر کسی کی نکسیر پھوٹتی ہو تو اسے بطور علاج کے سورہ فاتحہ کو اپنی پیشانی پر اور ناک پر خون سے لکھنا جائز ہے۔

اور اسی صفحہ میں ہے:۔ و بالبول ایضا یعنی پیشاب سے بھی لکھنا جائز ہے۔ العیاذ باللہ!

اے بد دلیل! تو نے کیسے کیسے بدنما دھبے پاک و صاف دین الٰہی پر لگا دیئے۔ کیا کہا جائے۔ وہی پرانی مثال یاد آتی ہے کہ اپنا منہ اور اپنی چپیڑ۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو سنت مطہرہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ واللہ الہادی۔

معقولات حنفیہ۔ مصنفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ۔ اس میں مذہب حنفیہ کے سات مشہور مسائل کو قرآن اور عقل کے خلاف عقلاً ثابت کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲ آنے۔ ملنے کا پتہ:۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ahmadiyyamuslim.de

(بقیہ مضمون از صفحہ ۸)

لیکن معلوم نہیں مفتی صاحب نے اس باب کو اپنے استدلال میں کیوں نہیں پیش کیا۔ غالباً اس کی وجہ یہی ہے کہ اس باب میں جو اثر مذکور ہے وہ ان کے صریح دعویٰ کو باطل کر دیتا ہے۔ وہ اثر یہ ہے۔

قال سئل سعید یعنی ابن ابی عروبة عن رجل مات وعلیہ رمضانان ولم یصم بینھما۔ یعنی سعید بن ابی عروبہ ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کئے گئے کہ وہ مر گیا اور اس پر دو رمضان کے مہینوں کا روزہ رہ گیا تھا اور ان دونوں رمضان کے درمیان میں اس کو کبھی صحت ہی نہیں ہوئی۔"

پس ایسے شخص کے متعلق لوگوں نے حضرت ابن عباس رضؓ سے فتویٰ پوچھا تو فرمایا کہ اس پر ساٹھ مسکین کا کھانا ہے۔ پھر لوگ ابن عمر رضؓ کے پاس گئے اور ابن عباس رضؓ کے فتویٰ کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا صدق کذلک فاصنعوا یعنی ابن عباس رضؓ نے سچ کہا ایسے ہی یہ فتویٰ ہے۔ تم لوگ ایسا ہی کرو۔" پس اس فتوے سے یہ صریح طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضؓ و حضرت ابن عمر رضؓ من مات وعلیہ صیام کے سوال سے عدم تمکن ہی کی صورت کو مراد لیتے تھے جب تو باوجود ولم یصم بینھما کے تصریح کے بھی فدیہ کا حکم دیا۔ اگر باب اول کے قائلین کے دعویٰ کے مطابق ان صحابہ کرام کا مذہب ہوتا تو باوجود تصریح کے فدیہ کا حکم ہرگز نہیں دیتے بلکہ یہی فتویٰ دیتے فلا یکون علیہ شئ یعنی اس پر کچھ نہیں ہے۔" پس باب المریض یفطر ثم لم یصم حتی مات کے قائلین کا یہ حکم لگانا فلا یکون علیہ شئ صحیح نہیں بلکہ اس کے خلاف پر صریح الفاظ اثر میں موجود ہیں۔

امام بیہقی کا دوسرا باب باب من قال اذا فرط فی القضاء بعد الامکان الخ کے قائلین کے پاس بھی کوئی صریح دلیل نہیں ہے جب تک کہ احادیث و آثار میں تمکن اور عدم تمکن کی صورتوں کی تقسیم کو تسلیم نہ کر لیں چنانچہ اس باب میں ابن عمر رضؓ سے یہ اثر مروی ہے۔ ابن عمر کان اذا سئل عن الرجل یموت وعلیہ صوم من رمضان او نذر الخ۔ اس اثر میں بحث گفتگو وہی لفظ مروی ہے وعلیہ صوم اور اس میں تعمیم ہے۔ تفریط بالقضا کی تخصیص باطل ہے۔ اگر بفرض محال تفریط بالقضا ثابت بھی ہو جائے تو یہ باعتبار عموم ہی کے ثابت ہوگا اور یہ ہم کو مضر نہیں ہے۔

اس باب میں ابن عمر رضؓ سے یہ بھی ایک اثر مروی ہے ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من افطر فی رمضان ایاماً وھو مریض ثم مات قبل ان یقضی الخ اس اثر میں وھو مریض ثم مات وارد ہوا ہے اور یہ مرض کے اتصال دوام پر دلیل ہے۔ اس سے تفریط بالقضا ثابت کرنا محال ہے۔ پس مستدل کے استدلال کے خلاف ہے۔ اس کے علاوہ اس باب میں اور بھی آثار مروی ہیں وہ بھی مطابق دعویٰ کے غیر صریح ہیں۔

(۳) امام بیہقی کا تیسرا باب۔ باب من قال یصوم عنہ ولیہ۔ اس باب میں امام موصوف نے وہی حدیثیں روائت کی ہیں۔ جن کو امام بخاری اور امام مسلم نے صحیحین میں روائت کی ہیں۔ جن کو میں اوائل مضمون میں ذکر کر کے بحث کر چکا ہوں۔ ان احادیث صحیحہ سے ہمارے مفتی صاحب کو کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے کہ یہ احادیث صحیحہ مانعین پر برہان قاطع ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ امام بیہقی نے ان احادیث کو روائت کر کے یہ فیصلہ کیا ہے۔ فثبت بھذہ الاحادیث جواز الصوم عن المیت۔ امام موصوف کی اس تصریح سے معلوم ہوا کہ یہ احادیث صحیحہ مانعین پر حجت ہیں۔ اور اس میں شک نہیں ہے کہ اسی تصریح سے امام بیہقی کا مذہب بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ اگرچہ مانعین کے دعویٰ کے مطابق انہوں نے ابواب منعقد کئے اور ان کے دلائل بیان کئے۔ لیکن ان کے دلائل مطابق دعویٰ کے نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ امام بیہقی کے اس عنوان عبارت سے بھی ان کا مذہب ثابت ہوجاتا ہے۔ والاحادیث المرفوعة اصح اسنادا او اشھر رجالا وقد اودعھا صاحبا الصحیح کتابیھما ولو وقف الشافعی رحمة اللہ علی جمیع طرقھا و تظاھرھا لم یخالفھا ان شاء اللہ تعالیٰ:

امام بیہقی کے اس مینع سے بھی ثابت ہوجاتا ہے کہ وہ قضاء الصوم عن المیت کے قائل ہیں ورنہ حضرت امام شافعیؒ کے مذہب پر یہ رائے زنی نہیں کرتے یہ بھی واضح رہے کہ امام بیہقی کا یہ اظہار خیال حضرت امام شافعی کے دو قولوں میں سے اس قول کے متعلق ہے۔ جس میں کہ وہ قضا کے قائل نہیں ہیں۔ ورنہ دوسرا قول تو خود ان احادیث صحیحہ کے مطابق ہے۔ جیسا کہ خود امام بیہقی و امام نووی وغیرہ نے تصریح کی ہے۔ جس مفتی صاحب نے یہ استدلال کیا ہے۔

(۴) امام ابن ماجہ اپنی سنن میں یوں باب منعقد کرتے ہیں۔ باب من مات وعلیہ صیام قد فرط فیہ۔ بقاعدہ فقہ المحدثین فی تراجمھم یہ امر تسلیم کرنا پڑیگا کہ احادیث اطعام ان کے نزدیک اس شخص کے حق میں ہیں جس نے باوجود قدرت علی الصیام کے قضا میں کوتاہی کی:

میں کہتا ہوں کہ سنن ابن ماجہ کے اس باب کے قائلین وہی لوگ ہیں جن کو امام بیہقی نے اپنے دوسرے باب میں تعبیر کیا ہے۔ اور جس طرح امام بیہقی نے آثار صحابہ روائت کر کے ان قائلین کے دلائل بیان کئے تھے اسی طرح امام ابن ماجہ نے بھی اس باب میں ابن عمر رضؓ کی ایک روائت سے ان کی دلیل بیان کی ہے۔ اور ابن عمر رضؓ کی یہ وہی روائت ہے جو محدثین کے نزدیک موقوفاً زیادہ صحیح ہے۔ اسکے الفاظ یہ ہیں من مات وعلیہ صیام شھر فلیطعم عنہ مکان کل یوم مسکین۔

اس روائت اور باب کا بھی وہی جواب ہے جو امام بیہقی کے دوسرے باب کا جواب دیا گیا یعنی تفریط فی القضا کے قائلین کے صریح دلیل نہیں ہے۔ بلکہ دلیل عام ہے اور دعویٰ خاص ہے۔ پس تمکن کی صورت میں قضا یا فدیہ کا اثبات اور عدم تمکن کی صورت میں قضا یا فدیہ کی نفی صحیح نہیں ہے۔"

اہلحدیث یہ مضمون نامہ نگار کی خاطر سے درج ہوا ورنہ اس میں طول مل ہے جو ہماری روش کے خلاف ہے مرکزی بحث صرف اتنی ہے جس بیمار نے ایام صحت میں روزے نہیں رکھے اس پر روزہ کی قضا واجب ہے یا نہیں۔ اس کا جواب دینے سے پہلے قضا کی تعریف دیکھ لینی چاہئے جو یہ ہے۔ القضاء ادا مثل ما وجب۔ اس کے بعد جو جواب

فتاویٰ

س ۲۱۶ } ایک شخص جمعہ بھی نہیں پڑھتا ہے نہ عیدین نہ کوئی نماز پڑھتا ہے نہ روزہ رمضان شریف کا رکھتا ہے تو ایسے شخص کا جنازہ پڑھنے سے کوئی انکار کرے تو کیا گنہگار ہوگا اور اس کا جنازہ پڑھنا جائز ہے؟ (خریدار اہلحدیث نمبر ۲۰۶۰)

ج ۲۱۶ } اس امر میں علماء مختلف ہیں ایک جماعت محققین کی بحکم حدیث من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر الحدیث۔ بے نماز کے کفر کی قائل ہے۔ اسی گروہ سے شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں جو غنیۃ الطالبین میں صاف حکم لگاتے ہیں:- لا یصلی علیہ ولا یدفن فی مقابر المسلمین بے نماز کا جنازہ نہ پڑھا جائے اور اس کو مسلمانوں کی قبروں میں دفن نہ کیا جائے" ایسے شخص کا جنازہ نہ پڑھنے والا گنہگار نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص بر بنائے روائت صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ پڑھ لے تو معتوب نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۲۱۷ } ایک شخص سے کہا جاتا ہے کہ نماز پڑھنے آیا کرو یا پڑھا کرو۔ وہ کہتا ہے کہ ہم پر تو نمازیں معاف ہیں۔ ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۱۷ } تارک صلوٰۃ کی نسبت اس پر کفر کا الزام زیادہ قوی ہے۔ یہ کہنا کہ نمازیں معاف ہیں خدا پر افترا ہے۔ بشرطیکہ شخص مذکور مجنون یا پاگل نہ ہو۔ اللہ اعلم!

س ۲۱۸ } ایک شخص رمضان شریف کے روزے رکھتا ہے لیکن نمازیں غائب کبھی کبھی اتفاقیہ پڑھتا ہے تو کیا اس کا روزہ پورا ہو جائیگا۔ بعد رمضان وہ اتفاقیہ نماز بھی غائب صرف جمعہ پڑھتا ہے۔ ایسے شخص کا جنازہ پڑھنے سے انکار کرنے والا گنہگار ہوگا ایسے کا جنازہ پڑھنا جائز ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۱۸ } روزہ کی تکمیل کے لئے نماز شرط نہیں ۔۔۔ نماز جنازہ ۔۔۔ اسی طرح جنازہ بھی ۔۔۔ پڑھنا ۔۔۔ پر خطرہ ہے۔ واللہ اعلم!

س ۲۱۹ } فتویٰ مندرجہ اخبار مجریہ ۔۔۔ صفحہ ۱۳ کالم ۲ و ۳ سوال ۲۹۵ دریافت کیا گیا تھا جس کا تسلی بخش جواب نہیں ملا جواب میں تحریر ہے کہ اگر عیدگاہ کے سامنے قبریں نہیں ہیں تو نماز جائز ہے اور سوال میں مع نقشہ تحریر ہے کہ پورب، پچھم، اتر قبرستان تمام طور سے ہے۔ پھر عیدگاہ کے سامنے قبریں کیا معنی۔ اخبار میں جواب دیکھنے کے بعد فوراً استفسار بذریعہ کارڈ کیا گیا جس کا جواب آج تک نہیں چھپا۔ میں پھر عرض کرتا ہوں کہ عیدگاہ کے پچھم کی طرف قریب قریب قبریں عام طور سے ہیں اور پورب اور دکھن بھی قریب قریب ہیں۔ لہذا مکلف ہوں کہ سوال ہذا پر نظر ثانی فرما کر جماعت کو بذریعہ اخبار جواب درج فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں۔ کیونکہ ایام عید قریب آنے والے ہیں تاکہ جماعت کا اختلاف رفع ہو جائے۔ (عبد المجید معمورہ ٹانڈہ میل)

ج ۲۱۹ } سامنے سے مراد برہنہ قبریں ہیں اگر درمیان میں دیوار حائل ہے تو کوئی حرج نہیں اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

س ۲۲۰ } کسی شرعی مجرم مثلاً زانی وغیرہ کی پکڑ دھکڑ کے وقت اس کی بیجا حمایت و پاسداری کرنے والے کا حشر کس کے ساتھ ہوگا؟ بعدہ اصل سوال یہ ہے کہ اگر زانی مذکور شرعی توبہ کر کے متقی و پرہیزگار ہو جاوے مگر اس کے حامیوں کو (توبہ تو بالائے طاق رہی) خود اپنی بیجا حمایت کا احساس تک نہیں تھا یا اپنے کو بجانب حق سمجھتے رہے تو ان کا حشر کس کے ساتھ ہوگا؟ بکر کہتا ہے کہ اسی تائب زانی کے ساتھ ہوگا بلکہ کسی اور غیر تائب زانی کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ بکر حق بجانب ہے یا زید صائب القول ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۲۲۰ } مجرم کی حمایت کرنے والا لا تعاونوا علی الاثم والعدوان مجرم ہے مگر وہ کس کے ساتھ اٹھے گا ہمیں علم نہیں۔ علمہا عند ربی اللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

س ۲۲۱ } حافظ قرآن جنبی ہو گیا ہے وہ شخص قرآن شریف ۔۔۔ دوسروں کو پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

ج ۲۲۱ } جنبی قرآن نہیں پڑھ سکتا حدیث شریف میں آیا ہے لا تقرأ الحائض ولا الجنب شیئا من القرآن (ترمذی) یعنی حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھے۔ اللہ اعلم!

س ۲۲۲ } زید کہتا ہے کہ پراویڈنٹ فنڈ کے روپیہ میں زکوٰۃ نہیں ہے کیونکہ وہ روپیہ اس کے قبضہ میں نہیں ہے۔ ملازمت ختم ہونے کے بعد وہ اس روپیہ پر قابض ہوگا۔ لیکن عمرو کہتا ہے کہ پراویڈنٹ کے روپیہ میں بدستور زکوٰۃ واجب ہے۔ کیونکہ وہ روپیہ بھی بنک وغیرہ میں جمع کئے ہوئے روپیہ کی طرح ہے۔ جب بنک وغیرہ میں جمع کئے ہوئے روپیہ میں زکوٰۃ ادا کرنی پڑتی ہے تو پراویڈنٹ فنڈ کے روپیہ میں سے کیوں نہ ادا کی جائے؟

(ب) نیز بعض تاجروں کا خیال ہے کہ زکوٰۃ صرف سالانہ آمدنی کے روپیہ میں سے واجب ہے۔ اصل جمع کئے ہوئے روپیہ میں نہیں ہے۔ آیا یہ خیال درست ہے یا نہیں؟

(ج) نیز زیورات میں زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟ (سائل ابو الفضل محمد امین قریشی)

ج ۲۲۲ } (الف) ظاہر حدیث ما حال علیہ الحول سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو مال اپنے قبضہ میں ہے اسی میں زکوٰۃ ہے۔ پراویڈنٹ فنڈ کی رقم اب تک اس کے قبضہ میں نہیں آئی۔ جو رقم بنک میں جمع ہے وہ اس کے قبضہ میں ہے اور اسی نے جمع کرائی ہے۔

(ب) جو سونا چاندی وغیرہ اس کے پاس ہو اس سے ہر سال زکوٰۃ دے۔ جب تک نصاب زکوٰۃ تک مال ہے تب تک زکوٰۃ ہے۔

(ج) میری ناقص تحقیق میں زیورات میں زکوٰۃ فرض نہیں اگر دے تو اچھا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ahmadimuslim.de

متفرقات

ڈاکٹر برکت علی صاحب سالار اخبار اہلحدیث

کے پرانے خریداروں میں سے ہیں۔ آپ باوجود انگریزی تعلیم [illegible] ہونے کے مذہب اہل حدیث کے پابند ہیں۔ اس کے علاوہ توحید و سنت کی تبلیغ میں بہت کوشش فرماتے رہتے ہیں۔ جہاں تک ان سے ممکن ہو سکتا ہے اخبار اہلحدیث کے لئے بھی نئے نئے خریدار پیدا کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اس ہفتہ آپ نے دو عدد نئے خریدار بنا کر اپنے تبلیغی فریضہ کو ادا کر کے ادارہ اہلحدیث کو مشکور و ممنون فرمایا ہے۔ خدا تبارک تعالیٰ ان کو دینی و دنیاوی ترقیات نصیب کرے۔ آمین

اگر ایسے چند مخلص احباب اہلحدیث کی اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ کریں تو اہلحدیث کو کبھی کمی اشاعت کا گلہ نہ پیدا ہو۔ (مینیجر)

خوشخبری حضرات! اخبار محترم ہر بار "اہلحدیث" بابت ۲۳ جون سنہ حال میں صفحہ ۱۲ پر شکایات و معذرت کے ضمن میں بعنوان "حالات حاضرہ" آپ کو یہ خوشخبری سنائی گئی تھی کہ برکات محمدیہ تبلیغ سنت کے سلسلہ میں رسالہ "انہتر خصائل ایمان" کے ساتھ ایک مفید رسالہ ایمان کو ضیاء بخشنے والا بھی شائع ہوگا۔ اس رسالہ کا نام "اَلْمَقَالَةُ الْمُخْتَصَرَةُ فِیْ جَمْعِ الْبِدَعَاتِ الْکَائِنَۃِ" ہے۔ جس میں قرآن و حدیث اور حنفی علم عقائد اور دیگر کتب اہل سنت سے بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے نبوت و رسالت جنس بشری میں رکھی ہے اور غالی گروہ جو آنحضرت صلعم کی بشریت سے انکار کرتا ہے۔ ان کے شبہات و مغالطات نہایت عمدہ طور پر دور کر دیئے گئے ہیں۔ صورت واقعی پر نظر رکھ کر کہتا ہوں کہ اس باب میں آج تک ایسا رسالہ نہیں لکھا گیا۔ خدا تعالیٰ قبول کرے۔ ہر دو رسائل (۱۴۴) صفحات پر ختم ہوئے ہیں۔ رنگین کاغذ خوبصورت ٹائٹیل الگ لگایا گیا ہے۔ یہ ہر دو رسائل خریداران برکات محمدیہ و سیالکوٹ اور تبلیغ سنت مرکزی جمعیت کو سالانہ فیس وصول شدہ ہیں۔ بہر حال بھیجے جائیں گے لیکن جن کی فیس ابھی وصول نہیں ہوئی وہ مہربانی کر کے چندہ سالانہ برکات محمدیہ اور چندہ سالانہ تبلیغ سنت کا بہت جلد بھیج دیں۔ ورنہ رسالہ نہیں بھیجا جائیگا

اور جو سالانہ خریداران نہیں ہیں وہ ۸/ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ اسی قیمت میں ٹکٹ لگا کر رسالہ آن کی خدمت میں ارسال کر دیا جائیگا۔ اور جو اصحاب فی سبیل اللہ اشاعت کے لئے پچاس یا زیادہ نسخے اکٹھے منگوانا چاہیں وہ مجھ سے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں

راقم بندۂ ضعیف عاجز محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

محلہ میانہ پورہ۔ شہر سیالکوٹ

نوٹ ضروری۔ مجھے خط لکھتے وقت سیالکوٹ کے ساتھ شہر ضرور لکھا کریں۔ والسلام۔

نوٹ نمبر ۲۔ کتاب منگوانے والے اصحاب ٹکٹ نہ بھیجیں بلکہ بجائے آٹھ آنے بذریعہ منی آرڈر بھیجیں۔

مدرسہ اللیل والنہار المحمدیہ یہ مدرسہ دینیہ عرصہ تین سال سے جاری ہے۔ اس میں قرآن کریم ناظرہ پڑھایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کتب فقہ حدیث اور کتب اخلاق اور کتب تاریخ اسلام اور بقدر ضرورت حساب وغیرہ کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ مولوی ابو محمد محمد عثمان صاحب اس مدرسہ کے معلم ہیں۔ لیکن اس مدرسہ کی مالی حالت نہایت پست ہے۔ لہذا مولوی صاحب موصوف بغرض تحصیل امداد مالی مع رسیدات مطبوعہ مدرسہ ہذا سفر کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ برادران اسلام مولوی صاحب کو امداد مالی اور عطایا سے بہرہ اندوز فرمائینگے۔ (الملتمس اے عبد العزیز عفا اللہ عنہ مالک اے عبد اللطیف اینڈ کو بنگلور کنٹ)

(مہر برائے اشاعت فنڈ وصول)

جماعت اہل حدیث پریوا ضلع پرتاپ گڑھ کے باشندگان اہل حدیث ہیں۔ آج کل پوری جماعت سخت پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ کیونکہ ہندوؤں سے بہت سخت فساد ہو گیا ہے۔ عدالتی کارروائی شروع ہو گئی ہے۔ اندیشہ ہے کہ کہیں مقتول کے وارثان اور [illegible] میں بھی فرق نہ آجائے۔ جو اصحاب حدیث سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ [illegible] ہماری مشکلات کو دور کرنے [illegible] کے لئے [illegible] فرمائیں۔

(راقم [illegible] پریوا ضلع پرتاب گڑھ)

کانفرنس اہل حدیث کی ترقی و بقا ۹۔ جون کے "اہلحدیث" میں جناب مولوی امام خان صاحب نوشہروی کا مضمون کانفرنس کا استحکام نظر سے گزرا۔ اس کے بعد مولانا عبد الغفار صاحب حسن مدرس جامعہ رحمانیہ بنارس کا مضمون ۱۴۔ جولائی ۱۹۳۳ء کے "اہلحدیث" میں شائع ہوا جس میں آپ نے تائید کرتے ہوئے کچھ بھی کہا ہے۔ جس سے خاکسار بھی متفق ہے۔ مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ جس قدر ہو سکے کام جلدی شروع کیا جائے۔ ورنہ یوں قلمی گھوڑے دوڑانے سے کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا ہے۔ کانفرنس کی خدمات کے لئے بقدر طاقت و فرصت میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ وفد جہاں پہنچے وہاں کی جماعت میں جو انتشار ہو اس کو ضرور دور کرنے کی سعی کرے۔ جس طرح اس وقت مومن کانفرنس کے روح رواں عاصم بہاری کر رہے ہیں۔ عاصم بہاری کے ساتھیوں کے جہاں کہیں پہنچ رہے ہیں مومن برادریوں کے تمام تنازعات ختم کر کے سب کو ایک کر رہے ہیں بریلویت، دیوبندیت اور اہل حدیثیت کو مٹا کر صرف انصاری برادری قائم کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ علمائے کرام بہت جلد اس طرف توجہ کریں گے۔

(محمد ابو الخیر رحمانی مدرس ضیاء العلوم مئو ناتھ بھنجن)

یاد رفتگان (۱) مولوی صاحب الدین صاحب امام مسجد چک ۱۳۷ ضلع سرگودھا انتقال کر گئے۔ انا للہ! مرحوم سب سے پہلے اہل حدیث تھے جنہوں نے اس علاقہ میں آواز حق کو بلند کیا۔ باعمل صالح انسان تھے۔ موحد متبع سنت تھے۔ (احقر ڈاکٹر فیروز الدین) (۲) زوجہ محمد حنیف خان محلہ کنکری بہادر فیض آباد فوت ہو گئیں۔ انا للہ! (۳) [illegible] دروازہ فیض آباد۔ (۴) میرے چچا مولانا محمد حسین صاحب ۹۔ اگست کو انتقال کر گئے۔ انا للہ! (راقم [illegible] ریاست رامپور)

ملکی مطلع

پریس ایکٹ اور کانگرس

ہم بارہا پریس ایکٹ کے متعلق لکھ چکے ہیں کہ یہ قانون نہیں بلکہ قانون کی ہتک ہے۔ کیونکہ قانون میں جو سزا تجویز ہوتی ہے وہ کسی جرم پر ہوتی ہے۔ مگر پریس ایکٹ اس سے بالاتر ہے۔ اس میں جرم سے پہلے بلکہ ناکردہ گناہ کے حق میں سزا تجویز کی گئی ہے مثلاً ایک شخص اپنے روزگار کے لئے بیوی کا زیور فروخت کرکے سو دو سو روپے میں پریس جاری کرنا چاہتا ہے تاکہ اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالے ادھر پریس ایکٹ اس کو حکم دیتا ہے کہ پہلے ہزار پانچ سو روپیہ زرِ ضمانت داخل کرے۔ یہ کس جرم کی سزا ہے؟ جواب ملتا ہے کہ سزا جرم کی نہیں امکان جرم کی ہے۔ امکان جرم پر اگر سزائیں تجویز ہوں تو روزانہ ہر شخص سے جو بازار میں نکلے یا ریل گاڑی میں سوار ہو یا کسی افسر سے ملنے جائے ضمانت لے لینی چاہیئے کیونکہ اُس سے امکانِ جرم ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ یہ قانون نہیں بلکہ قانون کی ہتک ہے۔

کانگرس پارٹی جب برسر اقتدار آئی تھی تو ہم نے کانگرسی حکومتوں کو توجہ دلائی تھی کہ وہ سب سے پہلے پریس ایکٹ پر توجہ کرکے اس عذاب الیم سے ملک کو نجات دلائے۔ مگر افسوس ہے کہ کانگرسی حکومتوں نے توجہ کی نہ لیگی وزارتوں نے۔ مزید افسوس یہ ہے کہ ہندوستان کا پریس بھی خاموش ہے۔ کسی طرف سے چیخ و پکار نہیں ہوتی۔ حالانکہ آئے دن اجرائے ضمانت اور ضبطی ضمانت کے احکام صادر ہوتے ہیں۔ شاید اس لئے خاموش ہے کہ اس کو کانگرس اور لیگ کے جھگڑوں سے فرصت نہیں ہمارے خیال میں اصلاحی کاموں کے سلسلہ میں سب سے پہلے پریس ایکٹ کو اٹھانا ضروری ہے۔ اس ایکٹ کی وجہ سے حکومت برطانیہ کی تاریخ میں اس سے زیادہ قابل اعتراض فقرات لکھے جائیں گے جو سلطان محمد تغلق کے حق میں دہلی کو برباد کرنے کے باعث لکھے جاتے ہیں۔

اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ حکومت برطانیہ یہ سیاہ داغ اپنی تاریخ میں باقی رکھے۔ خدا کرے ہماری یہ بات حکومت کے کانوں تک پہنچ کر قبولیت حاصل کرے ؛

امرتسر میں دو مثلث متساوی الاضلاع

پہلا مثلث تو فوجی ہے۔ جس کے تین اضلاع یہ ہیں۔ ایک طرف خاکساری فوج بازاروں میں چپ و راست کہتی گردش کرتی پھرتی ہے۔ ان کے ہاتھوں میں بیلچے ہیں۔ دوسری طرف احراری لشکر سرخ وردیاں پہنے ہوئے ہاتھوں میں کلہاڑیاں لے کر "لیفٹ رائٹ" کہتے بازاروں میں گشت کرتے پھرتے ہیں۔ تیسری طرف ہندو نوجوان ہاتھوں میں آہنی پنجہ لے کر خاکی وردی پہنے ہوئے بازاروں میں گھومتے پھرتے ہیں۔ آج ۱۳۔ اگست کو بازاروں میں بڑے بڑے پوسٹر چسپاں ہیں جن میں لکھا ہے کہ ہندو والنٹیروں کا فوجی مظاہرہ ہوگا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ یہ تینوں پلٹنیں ملک کی بہتری کے کام آئیں۔ ایسا نہ ہو کہ نادر شاہ کی فوج کی طرح آپس میں متصادم ہو جائیں۔

دوسرا مثلث اسمبلی کے امیدواروں کا ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا۔ امرتسر میں آج سے پہلے دو دفعہ اسمبلی کا الیکشن ہو چکا ہے اور دونوں مرتبہ بذریعہ عدالت ٹوٹ چکا ہے۔ جس میں مسلمانوں کی غریب قوم کا بے شمار روپیہ ضائع ہوا ہے۔ اب تیسری دفعہ پھر ضمنی الیکشن ہونے والا ہے۔ اس مثلث کا ایک ضلع مسلم لیگ ہے۔ دوسرا ضلع احرار ہے۔ تیسرا ضلع کانگرس کا مسلم امیدوار ہے۔ پہلے دو الیکشنوں میں بھی یہی تین اضلاع تھے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ کون کامیاب ہوگا۔ ہاں گذشتہ تجربہ کی بنا پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ کامیاب کوئی بھی ہو لیکن سلامتی مشتبہ ہے۔ کیونکہ امرتسر کے گذشتہ اور حال کے واقعات بتا رہے ہیں کہ یہ شعر گویا امرتسر ہی کے حق میں ہے ؎

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

وزیرستان اور حکومت ہندوستان

دو سال سے زیادہ عرصہ ہونے کو آیا ہے کہ وزیرستان کے مٹھی بھر پٹھان جو قیصر برطانیہ کے مقابلہ میں اس سے بھی کم نسبت رکھتے ہیں جو اسلام کی پہلی جنگ (بدر) کے دو فریقوں میں تھی۔ اس لڑائی میں وزیریوں کے حالات مختلف الفاظ میں پہنچتے رہے ہیں۔ کبھی ان کو غازی کہا جاتا ہے تو کبھی ڈاکو۔ یعنی کبھی اچھے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے تو کبھی بُرے القاب سے۔ لیکن ایک خبر عجیب آئی ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فقیر اپی اور اس کے اتباع اسلام کے کہاں تک پابند ہیں اور ان کی یہ لڑائی کس بنا پر ہے اس خبر کے الفاظ یہ ہیں :۔

"کوہاٹ ۱۰۔ اگست۔ وزیرستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بھٹنی قبیلہ کی دو اقوام نے شکرانے میں فقیر آف اپی کے مشہور جرنیل دینا کو چند بھیڑیں اور بکریاں پیش کیں تو اس نے ان کا شکرانہ لینے سے انکار کر دیا۔ اور وجہ یہ بتلائی کہ یہ لوگ ڈکیتی اور اغوا کرتے ہیں۔ اغوا اور ڈکیتی کے افعال شریعت اسلامی کے خلاف ہیں۔ نیز دینا نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اگر یہ لوگ باز نہ آئے تو میرا لشکر ان کی سرکوبی کریگا۔" (پرتاپ لاہور ۱۱۔ اگست ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ فقیر اپی کا لشکر ڈاکو نہیں ہے بلکہ جنگی گروہ ہے۔ وہ محاربہ اور ڈاکہ میں فرق جانتا ہے۔ اور یہ اس کی شریعت اسلامیہ کی پابندی کا ثبوت ہے۔ اس خبر کو ملحوظ رکھ کر حسب ذیل خبر کا جائزہ لینا چاہیئے کہ یہ کس گروہ کا کام

معجون ... (۸۲۵)

دوسری خبر کے الفاظ یہ ہیں:-

"بنوں ۱۱ اگست - سلطنت کرنل سی - ڈبلیو سے ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل وزیرستان ڈسٹرکٹ ان کے ڈرائیور اور مسلمان بہرے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا - جبکہ وہ اعلیٰ فوجی افسران کی میٹنگ میں شامل ہونے کے بعد ڈیرہ اسمٰعیل خان سے واپس آ رہے تھے۔ بنوں ڈیرہ اسمٰعیل روڈ کے میل ۸ اور ۹ کے درمیان چالیس حملہ آوروں نے سڑک پر لکڑی کی گیلی رکھ کر موٹر کار کو روک لیا - کار کے کھڑا ہونے پر حملہ آوروں نے تینوں اشخاص کو گولی کا نشانہ بنا دیا - اور اس کے بعد موٹر اور ان کے کپڑوں کی تلاشی لی اور تمام قیمتی چیزیں اپنے ساتھ لے گئے - اس کے بعد حملہ آور دو پارٹیوں میں منقسم ہو کر دریائے کرم اور کالی علاقہ کی طرف چلے گئے - اطلاع موصول ہونے پر ڈسٹرکٹ ریزرو پارٹی کی سرچ پارٹیاں بھیجی گئیں۔ تاکہ حملہ آوروں کو قبائلی علاقہ میں داخل ہونے سے روکا جائے - لیکن ان کا کوئی پتہ نہ لگ سکا - فرنٹیر کانسٹیبلری ڈیرہ اسمٰعیل خان کے جنوب میں تلاش کر رہی ہے لاشوں کو لاری میں ڈال کر بنوں لے جایا گیا۔"

(پرتاپ لاہور صفحہ ۱ - ۱۳ - اگست ۱۹۳۹ء)

اسلامی قانون کی رو سے دیکھا جائے تو اس خبر میں بیان کردہ فعل کی نسبت فقیر آپی کے شک کی طرف کرنے میں ذرہ جھجک محسوس ہوتی ہے - کیونکہ اس میں ایک مسلمان کے قتل کا بھی ذکر ہے۔ ہاں اگر یہ کہا جائے کہ واقعہ یوں ہوا ہوگا کہ مسلمان بہرہ نے اپنی وفاداری کی وجہ سے انگریز افسر کو بچانے کی کوشش کی ہوگی - اس لئے وہ بھی ساتھ ہی کام آیا۔

ہم حیران ہیں کہ یہ نزاع اتنی طوالت کیوں پکڑ رہی ہے جتنی طوالت کم چین و جاپان جیسی باقاعدہ سلطنتوں کی جنگ میں ہو رہی ہے - ہم اپنی ذاتی رائے کئی ایک مرتبہ ظاہر کر چکے ہیں - اور آج تک اسی رائے کو صحیح سمجھتے ہیں جو یہ ہے کہ انگریزی حکومت اپنے بعض ہمسایوں سے کنارہ کشی کرے - اس سارے علاقہ کو کسی رئیس کے ماتحت ریاست بنا دے یا وزیریوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر خود میدان میں آ کر آ جائے تاکہ یہ ہر روز کا جھگڑا ختم ہو جائے - ان لوگوں کو میدان میں آنے کی ہمت نہیں ہوگی سو ہاں پہاڑوں میں جو چاہیں کریں - ہندوستان کو ایسے ہمسایوں سے علیحدہ رہ کر ہی آرام و چین کے دن نصیب ہوں گے ؂

لکھنؤ میں تبرا بازی

اور

خاکساری ڈکٹیٹر کے دم خم کا نتیجہ

لکھنؤ آج کل اسلامی تاریخ میں پرانے زمانے کے واقعات (جنگ کربلا وغیرہ) کی یاد تازہ کر رہا ہے جس پر مسلمانان دنیا آٹھ آٹھ آنسو رو رہے تھے - وہ ختم نہ ہونے والا گریہ و بکا لکھنؤ کے ہنگامہ سے مزید قوت پا گیا - کس قدر شرمناک نقشہ ہے جو آج لکھنؤ دکھا رہا ہے - خاکسار جماعت کے ڈکٹیٹر ماسٹر عنایت اللہ مشرقی نے آواز اٹھائی تھی کہ ہم دخیل ہو کر اس فتنے کو دبا دینگے اس آواز کو سن کر مسلمانان ہندوستان کو خوشی ہوئی تھی - مگر اس آواز نے اتنی رنگتیں بدلیں کہ جنگل کا غول بھی نہیں بدلتا - ایسی مختلف آوازیں سننے میں آئیں کہ کسی اولوالعزم آدمی کے منہ سے نہیں نکل سکتیں - پہلے اطلاع آئی کہ اگر فریقین نے جلدی مصالحت نہ کی تو ۳۰ - جون کے "الاصلاح" میں سخت احکام نکلیں گے یعنی خاکسار شیعہ سنی ہر دو فریق کے تین تین لیڈروں کو بغاوت کی سزا دینگے جو از روئے قرآن مجید قتل ہے - پھر لکھا کہ ۷ - جولائی تک صلح نہ ہوئی تو ۱۴ - جولائی کے پرچہ میں آخری حکم شائع ہوگا - پھر ۷ - جولائی کے پرچہ میں اس مہلت کو ۲۱ - جولائی تک وسیع کر دیا - آخر اس مہلت میں اور وسعت دیکر ۲۸ - جولائی کی تاریخ ڈال دی - اسکے بعد ۱۱ اگست کے پرچہ میں اعلان جاری کرنے کا وعدہ کیا آخرکار "الاصلاح" مورخہ ۱۱ - اگست میں یہ اعلان نظر سے گزرا کہ ۲۴ - اگست تک تین ہزار خاکسار لکھنؤ پہنچ جائیں - ہم نے خاکساری لیڈر کے احکام کے متعلق استاد ذوق کا ایک شعر لکھا تھا جو ناظرین نے پڑھا ہوگا ہاں مشرقی صاحب نے ۴ اگست کے "الاصلاح" میں پنجاب اور سرحد کے خاکساروں کے نام حکم جاری کیا تھا کہ خاکسار فوج تبرائی شیعوں کے جتھوں کو اپنے اپنے شہر میں روکنے کی کوشش کرے - خاکسار جماعت نے جس طریق سے اس حکم پر عمل کیا وہ روزانہ اخباروں میں چھپ رہا ہے - اس بارے میں لاہور کے شیعہ اخبار کی رپورٹ بھی قابل شنید ہے - جو اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

"مشرقی صاحب نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ پنجاب و سرحد میں ہر افسر علاقہ اپنے خاکسار سپاہیوں کی مدد سے شیعہ اصحاب کے جتھوں کو جو لکھنؤ جانے کیلئے تیار ہوں صرف ایک ہفتہ یعنی ۴ اگست سے ۱۱ کی رات کے بارہ بجے تک کے لئے بزور روک رکھیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے لاہور میں جتھوں کی گذرگاہوں پر پہرے لگائے ہوئے ہیں - لیکن ہم ہر روز جتھے کسی نہ کسی طریق پر بھیجتے رہتے ہیں - اور اب تک ایک جتھہ بھی ان سے نہیں رکا - ۸ اگست کو جبکہ سپاہ حسینی[5] سٹیشن کو جا رہی تھی - خاکساروں نے سمجھا کہ یہی جتھہ ہے اس لئے انہوں نے ان کو روکنا چاہا - لیکن سالار سپاہ کے اٹوانس کے حکم پر سپاہ حسینی خاکساروں کو چیرتی ہوئی گزر گئی تھوڑا سا تصادم ہوا اور بس"

(شیعہ لاہور صفحہ ۳ مورخہ ۱۶ - اگست ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث امرتسر سٹیشن کی رپورٹ ہمارے ایک خاص آدمی نے یوں بتائی ہے کہ رات کے گیارہ بجے ہوڑہ ایکسپرس میں تبرائی شیعہ امرتسر پہنچے - خاکساروں کی جماعت پلیٹ فارم پر کھڑی تھی - اس نے شیعوں کو نہ زبان سے روکا نہ ہاتھ سے بلکہ گاڑی سے ذرہ ہٹ کر دو تین مرتبہ ان کو فوجی اسلام کیا - جس کا شیعوں نے شکریہ ادا کیا۔

اب مشرقی صاحب نے پھر حکم دیا ہے کہ ۲۴ اگست تک تین ہزار خاکسار لکھنؤ پہنچ جائیں۔ (باقی دیکھو صفحہ ۱۶ کالم ۱)

[5] اگر یہ سپاہ میدان کربلا میں ہوتی تو کچھ کام بھی آتی - (اہلحدیث)

قرآن کے عملیات - قرآن مجید کی آیات کے اوراد سے اکثر امراض کا علاج - قیمت ۸ / - منیجر اہلحدیث -

مومیائی ۲۸

"مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد و عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک ۶؍ آدھ پاؤ ۱۲؍ پاؤ بھر ۲۴؍ مع محصولڈاک ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک ۲۴؍ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادتیں

جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہزادپور۔ میں علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ مومیائی ایک ایسی فائدہ بخش دوا ہے جسکی صفت بیان کرنے کیلئے مجھے کوئی لفظ نہیں ملتے۔ مریض بہت دق کرتے ہیں۔ اس لئے ایک مریض کے لئے ایک چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۱۱- جولائی ۱۹۲۹ء)

جناب عبداللہ صاحب ہیڈ ڈپو انسپکٹر مرزاپور۔ تین چھٹانک تین آدمیوں کے لئے مومیائی منگوائی تھی۔ فوائد میں بے نظیر رہی مگر مرض ابھی جڑ سے نہیں گیا۔ اس لئے تینوں شخصوں کے لئے تین ڈبے ایک ایک چھٹانک وی پی ارسال فرما کر شکرگزار فرمائیں۔ (۱۷- جولائی ۱۹۲۹ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:- **حکیم محمد سردار خان** پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل ۲۵

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ آٹھ آنہ

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ساٹھ روپے

فی جلد ۱۵؍

ان دو بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

کم از کم ۱۷

ڈیڑھ روپیہ روزانہ بالکل مفت پیدا کرنے کی نہایت لاجواب ترکیب۔ محصول ڈاک کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت طلب فرما لیجئے۔ نوٹ:- حلفیہ تحریر کر کسی دوسرے کو بتایا نہیں جائیگا۔ آنا ضروری ہے۔

پتہ:- منیجر دار الکتب ہمدرد وطن رجسٹرڈ فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

جلد مفت منگالو

رسالہ تندرستی اور جوانمردی کے راز

اس رسالے میں ہر قسم کے بارہا کے مجرب اور اکسیر نسخہ جات درج ہیں۔ اس کے پڑھنے سے فائدہ کثیر ہوگا۔ صرف ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔

منگوانے کا پتہ:- منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی خزانہ گیٹ کوچہ جٹاں۔ امرتسر

زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کرکے جب تک ختم نہ ہولے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے۔ اس لئے اس کے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ قابل دید ہے۔ ضخامت ۲۶×۳۰/۸ کے ۵۰۶ صفحات۔ قیمت بجائے ۳؍ کے ۲/۸ روپے۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب بٹالوی)

اس میں پنڈت صاحب نے وید منتروں کے حوالے دیکر ویدوں کو غیر الہامی ثابت کیا ہے۔ نیز ویدوں میں منتر درج کرکے بتایا ہے کہ ویدوں کا مطالعہ اخلاق کے خلاف ہے۔ مصنف نے بدلائل اپنے دعویٰ کو ثابت کیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ اصل قیمت ۸؍ رعایتی ۵؍

تفسیر واضح البیان اردو

مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ مگر حقیقتاً اسمیں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت نہایت عمدہ۔ کاغذ اعلیٰ قسم۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد ۲؍ مجلد ۳/۸؍

(منگوانے کا پتہ)

منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

رعایتی اعلان

بہار شباب حکیم اجمل خان صاحب کے والد ماجد حکیم محمود علی خان صاحب کی کتاب ضیاء الابصار کا اردو ترجمہ۔ اصول مباشرت اور مردانہ و زنانہ امراض اور ان کی تشریح و علاج پر بہترین کتاب ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۲/ رعایتی قیمت ایک روپیہ (عہ)

تاریخ اسلام اردو زبان میں تاریخ اسلام کے متعلق جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب بلحاظ واقعات، طرز تحریر، سیاق عبارت لکھائی چھپائی سب میں بہتر ہے۔ سات رنگوں میں چھپا ہوا نقشہ عرب اور رنگین سرورق نے چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ہندوستان کی اکثر سرکاری ٹیکسٹ بک کمیٹیوں نے اس کو سرکاری مدارس کے لئے بطور لائبریری و انعامی کتاب کے منظور کیا ہے۔ مصنفہ مولانا اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی۔ قیمت جلد اول چار روپے۔ قیمت جلد دوم چار روپے۔ جلد سوم تین روپے۔ مکمل گیارہ روپے۔ رعایتی عـلـہ

فقرائے اسلام اس کتاب میں اُن پیشوایانِ دین کے سبق آموز حالات ہیں جنہوں نے فقر و فاقہ کے باوجود اسلام کے اصول و ارکان کو استوار و مستحکم کیا۔ اپنے اوپر تکلیف برداشت کر کے تبلیغ اسلام کی۔ مؤلفہ مولانا عبد السلام صاحب ندوی۔ قیمت عہ ۔ رعایتی عہ

سیر الصحابہ صحابہ کرام جیسی مقدس ہستیوں کے حالات۔ عقائد۔ عبادات۔ معاملات حسن معاشرت۔ علوم و فنون اور زندگی کے مفصل حالات اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔ مؤلفہ مولانا سعید انصاری قیمت فی جلد پانچ روپے۔ رعایتی للعہ

صحابیات یہ کتاب اکثر زنانہ اسلامیہ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں صحابیات کے حالات درج ہیں۔ قیمت فی جلد ۲/ ۔ رعایتی ۸/ ۔ (ڈھائی روپے)

سیرت الحسین حضرت امام حسین علیہ السلام کے حالات زندگی۔ شہادت و واقعہ کربلا کی مفصل و مبسوط تاریخ مع آپ کے مزار کے فوٹو۔ چار رنگوں میں چھپا ہوا نفیس سرورق قیمت دو روپے دو آنہ (۲/۲) رعایتی عہ

سیرت الکبریٰ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مفصل سوانحعمری مع فوٹو مزار۔ قیمت عہ ۔ رعایتی ۱۲/

بدایۃ الہدایۃ حضرت امام غزالی رح کی کتاب کا اردو ترجمہ۔ جس میں اخلاق و آداب۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو نہایت خوبی سے بیان کیا ہے۔ قیمت صرف ۱۲/ رعایتی ۸/

مشاہیر اسلام مختلف صوفیائے کرام و علمائے عظام۔ شہدائے ملت۔ غازیان شمشیر بکف اور مجاہدین و سلاطین کے حالات زندگی میں قابلدید کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول ۱۲/ رعایتی ۸/ ۔ دو روپے

فلسفہ خواب اس کتاب میں خواب کا فلسفہ قدیم و جدید بیان کیا گیا ہے اس موضوع پر اردو کی یہ پہلی کتاب ہے۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰/) رعایتی ۸/

سیرت بلال حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مکمل سوانحعمری۔ نہایت اعلیٰ پیرایہ میں۔ قیمت عہ ۔ رعایتی ۱۲/

سوانح حضرت ذوالنون مصری

مشہور و معروف ولی اللہ کی سوانحعمری۔ ارشادات و مقالات کا مجموعہ۔ پڑھ کر دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اصل قیمت عہ ۔ رعایتی ۸/

فاتح سندھ غازی محمد بن قاسم رح کی مکمل سوانحعمری۔ سندھ اور والیان سندھ کی ابتدائی حالت۔ لشکر اسلام کا اسکو فتح کرنا۔ غازیان اسلام کا شوق جہاد۔ یہ تمام حالات ناولانہ طور پر دلکش پیرایہ میں لکھے ہیں۔ قیمت عہ ۔ رعایتی قیمت ۱۲/

پیارے نبی کے پیارے حالات مصنفہ مولانا فیروز دین صاحب ڈسکوی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جس قدر بشارات و پیشگوئیاں توریت، زبور اور انجیل میں موجود ہیں وہ سب درج ہیں۔ قیمت ۲/ روپے رعایتی دو روپے

متوسط شمائل شریف مطبوعہ مصر۔ خوبصورت جلد اعلیٰ۔ کاغذ، طباعت اعلیٰ۔ قیمت للعہ ۔ رعایتی عہ

شمائل شریف مکتوبہ غازی اورنگ زیب عالمگیر مجلد و منقش۔ قیمت عہ ۔ رعایتی عہ

ویدارتھ پرکاش مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب جو ویدوں کی تعلیم اور خود ویدوں کے متعلق ناقابل تردید کتاب ہے۔ قابلدید ہے قیمت عہ ۔ رعایتی ۸/

عقائد اسلام مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب شمس مرحوم فیض آبادی۔ اصل قیمت ۴/ ۔ رعایتی قیمت ۲/

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی) مؤلفہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مطبوع ہو کر شائع عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ کاغذ مصری۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ ضخامت ۴۰۰ صفحات۔ ۲۲×۱۸ سائز ۔ اصل قیمت للعہ رعایتی عہ

ahmadimuslim.de

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۴)

وہاں جاکر یہ لوگ کیا کرینگے ۔ یہ ایک سربستہ راز ہے ۔ ہمارا خیال ہے کہ وہاں بھی وہی کچھ کرینگے ۔ جو انہوں نے لاہور امرتسر وغیرہ سٹیشنوں پر کیا تھا عام کرینگے ۔ مگر خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہایا جائیگا ۔

اسی پرچہ (الاصلاح ۱۱۔ اگست ۱۹۳۹ء) میں آپ کیا مزیدار حکم جاری کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"جتھوں کی بندش جس کے احکام نکل چکے ہیں ۱۵۔ اگست سے ۲۰۔ اگست تک کی توسیع کر دی جائے × ۔ ایک ایک شیعہ جتھہ دار پر دس دس سپاہی متقرر ہوں ۔ جو اس کو اپنی جگہ سے ہلنے نہ دیں ۔

۔۔ جتھے دار کو معلوم ہو کہ اس پر سپاہی معین ہے حتی الوسع معلوم نہ ہو کہ وہ ان پر متقرر ہیں ۔

اہلحدیث | زیر خط عبارت کی نفی و اثبات میں تطبیق دینے والا مشرقی صاحب کے سوا کون ہوگا ۔ اسلئے مہربانی کرکے وہ خود ہی بتائیں کہ اس نفی و اثبات سے کیا مراد ہے ۔

اس کے بعد ہم پوچھتے ہیں کہ اگر ایک ایک جتھیدار پر دس دس سپاہی متقرر ہونگے تو جتھے دار کے ساتھی کیا گہری نیند سوئے ہونگے جو ان دس خاکساروں کو ہٹا نہ سکیں گے ۔ یہ حکم کیسا غیر معقول ہے ۔ اول تو تعمیل ہی مشکل ہے ۔ اگر تعمیل ہو بھی جائے تو غیر مفید ہے ۔ اب آخری تاریخ ۲۷۔ اگست متقرر ہوئی ہے دیکھئے اس روز کیا ہوتا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ ڈکٹیٹر خاکساران اور مرزا صاحب قادیانی ایک ہی اصول کے پابند ہیں ۔ وہ یہ کہ وعدہ صرف کرنے کے لئے ہوتا ہے ایفا کے لئے نہیں ہوتا ۔ اسی لئے کسی دل جلے شاعر نے کہا ہے ؎

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کروگے
کیا وعدہ تمہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

معلم خوشنویسی ۔ فن خوشخطی کے متعلق ایک بہترین اور مفید تصنیف ۔ شائقین منگوالیں قیمت صرف ۴ر پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

قرآن کے عملیات

اس کتاب میں بہت سے ابواب ہیں ۔ ایک ایک چیز کے متعلق کئی کئی قسم کے بے خطا و مجرب اور آسان عملیات سے درج کئے گئے ہیں ۔ تمام کے تمام عملیات قرآن پاک کے ہیں ۔ ابواب کی مختصر فہرست درج ذیل ہے حب حلال عملیات بغض یعنی عداوت وجدائی تسخیر خلائق ہلاکت اعدا ۔ زباں بندی اعدا ۔ کشائش رزق اور دولت مند بننا ۔ تسخیر سلاطین و امرا تسخیر حکام وکامیابی مقدمہ ۔ شناخت چور ۔ مال مسروقہ کا دوبارہ حاصل کرنا ۔ آسیب کو دور کرنا ۔ حل مشکلات اور قضائے حاجات حصول اولاد ۔ بچہ کا جلدی پیدا ہونا ۔ نظر بد کو دور کرنا تجارت میں برکت ہونا ۔ سفر میں امن و سلامتی سے رہنا ۔ حصول ملازمت ۔ بدن کی کل بیماریوں کا علاج ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ۔ استخارہ جہات دل کی نورانیت حاصل کرنا ۔ زیادتی علم ۔ ادائیگی قرضہ ۔ گم شدہ اور بھاگے ہوئے کا واپس آنا ۔ حصول ہر آفات ۔ تسخیر جنات ۔ زہریلے جانوروں کے کاٹے کا علاج کھیت کی حفاظت ۔ زراعت کی زیادتی ۔ بھوک کی اور پریشان کن خوابوں کے اثر کو دفع کرنا ۔ تلاطم بحر طوفان ہر قید و بند سے نجات پانا ۔ آئندہ کے حالات معلوم کرنا وغیرہ وغیرہ ۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸ر)

رسول اللہ کے عملیات

اس کتاب میں احادیث کی معتبر کتابوں سے حضرت آقائے نامدار سرور کائنات سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودہ اعمال و اوراد کو جمع کر دیا گیا ہے عاشقان رسول پاک کو یہ کتاب ضرور خرید کر اپنے پاس رکھنی چاہیئے ۔ قیمت صرف پانچ آنہ (۵ر)

عملیات مشائخ

یہ ایک ایسی بے نظیر کتاب ہے ۔ جو مایوسوں کو امید دلانے والی مفلسوں کو مالدار بنانے والی ۔ مقدمات و مشکلات سے بچانے والی ۔ مصیبت اور نازک وقتوں میں کام آنے والی مظلوموں کو اعداء سے نجات دلانیوالی ڈوبتوں کا سہارا ، فرزندوں کا دلاسا ، بے کاروں کا آسرا ، بے اولادوں کی تمنا ، آسیب زدوں کے لئے شفا اور مایوس مریضوں کا مداوا ہے ۔ اس کتاب میں حسب ذیل اولیاء اللہ کے مستند تیر بہدف اور زوداثر ایسے عملیات جمع کئے گئے ہیں جو ان کے زیر عمل رہ چکے ہیں ۔

(۱) محبوب سبحانی حضرت غوث اعظمؒ ۔ (۲) حضرت خواجہ حسن بصریؒ ۔ (۳) حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ ۔ (۴) خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاریؒ ۔ (۵) حضرت مجدد الف ثانی سرہندیؒ ۔ (۶) خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ۔ (۷) حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ ۔ (۸) حضرت بابا فرید الدین گنج شکر ۔ (۹) حضرت خواجہ علاؤالدین علی احمد صابر کلیری ۔ (۱۰) حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ۔ (۱۱) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ ۔ ہر شیخ کے عملیات درج کرنے سے قبل ان کے ماخذ کا حوالہ دیا ہے ۔ تاکہ ان کے مستند اور صحیح ہونے میں کسی کو شبہ نہ رہے ۔ قیمت ۶ر

(۸۲۹)

حزب الاعظم

از ملا علی قاری (صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اُردو حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اُردو ۔ آخر میں مکمل نماز وغیرہ ۔ حنا شدہ ۔ قابلدید ہے ۔ کاغذ ، کتابت ، طباعت عمدہ ۔ قیمت ۱۰ر

حزب المقبول

قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ ۔ اس میں ہر موقع کی دعا موجود ہے ۔ مترجم ہے ۔ اس کا ہر اہلحدیث گھر میں رہنا نہایت ضروری ہے ۔ کاغذ ، کتابت ، طباعت عمدہ ۔ قیمت صرف ۱۲ر

نوٹ :- محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا ۔ یہاں پر اصل قیمتیں درج ہیں ۔

ملنے کا پتہ

منیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

رحمۃ للعالمین

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی۔ جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل مکمل طور پر لکھی گئی ہے۔ جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور جامعہ ملیہ دہلی، مدرسہ دیوبند اور دیگر درسگاہوں میں بطور نصاب شامل ہے۔ ہر مسلمان کو منگوا کر ضرور پڑھنی چاہیئے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت جلد اول دو روپیہ۔ قیمت جلد دوم ... قیمت جلد سوم ... محصول ڈاک علیحدہ۔

سیرت ابن ہشام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ جس کا بامحاورہ سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قیمت ...

رئیس قادیان

مرزائیت کی تردید میں ایک تازہ تصنیف۔ مرزا صاحب کی زندگی کے حالات از پیدائش تا وفات جدید طرز پر لکھے ہیں۔ ایسے حالات آپ کو کسی اور کتاب میں نہ ملیں گے۔ قیمت کاغذ اعلیٰ ... کاغذ عام ...

آئینہ مذاہب امامیہ

ترجمہ اردو تحفہ اثنا عشریہ

مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جس میں شیعہ مذہب کے تمام فرقوں کے مفصل حالات پر تبصرہ ان کے عقائد، اعمال، فرضیکہ ہر بات پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اصل کتاب فارسی زبان میں تھی مگر اردو خوان ناظرین کے لئے اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ ایک نایاب کتاب ہے۔ شیعہ مذہب کے تمام دلائل کا جواب دیا گیا ہے۔ قیمت تین روپے

خون کے آنسو

اس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اور موجودہ ...

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا ابو یحییٰ صاحب شاہجہانپوری۔ جو کہ عرصہ سے نایاب ہو چکی تھی اب دوبارہ شائع کرائی گئی ہے۔ یہ کتاب اہل حدیث اور مقلدین میں فیصلہ کن ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ بڑے بڑے فقہاء امت حدیث نبوی میں کم مایہ تھے۔ ثبوت میں تاریخی واقعات اور بزرگان دین کے اقوال اور آراء درج کی گئی ہیں۔ تمام کتاب میں یہی ... پائی جاتی ہے۔ مقلدین کی طرف سے اہل حدیث پر ہر قسم کے اعتراضات کا ... تقلید شخصی کا اس طرح سے قلع قمع کیا گیا ہے کہ آپ پڑھ کر بے حد مسرور ہونگے۔ طرز بیان نہایت دلکش اور عالمانہ ہے۔ ضخامت و حجم ۲۰×۲۶ کے ۸۵ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ... محصول ڈاک علیحدہ۔

منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی، ہندی، گورمکھی۔ لٹھے کی چھپائی ... اعلیٰ رنگ دار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ ... کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، رجسٹر، دعوتی خطوط ... وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کرکے اپنے حسب منشا کام کرائیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے:-

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

عرب کا چاند

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک پر آپ نے آج تک سینکڑوں کتب ملاحظہ فرمائی ہونگی جو کہ ... مسلم مصنفین کے زور قلم کا نتیجہ ہونگی۔ مگر کتاب ہذا ایک معزز غیر مسلم سوامی لکشمن جی مہاراج کے خیالات کا مرقع ہے جو آپ پیغمبر اسلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ حضور انور صلعم کی پیدائش سے لیکر وصال مبارک تک تمام واقعات درج کئے ہیں۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مفید ہے۔ ضخامت ساڑھے چار سو صفحات۔ قیمت دو روپیہ

ان کے لئے تباہ کن ہوگی۔ اگر وہ اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو فوراً اپنی روش بدل دینی چاہیئے اور ... پر عمل کرنا چاہیئے۔ جو اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ...

منیجر اہلحدیث

الفاروق

از مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانحعمری اور ... سیلاب۔ غیر قوموں سے حسن سلوک۔ قیمت ...

اکسیر العین

جس کے استعمال سے دھند، جالا، غبار، خارش، سرخی چشم وغیرہ بلا مرض دور ہو کر بصارت تیز اور روشن ہو جاتی ہے ... قیمت ... محصول ڈاک ...

منیجر ...